25/2/08

Postal Reg. No. L/P/GDP-1, DEC 2009

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم　　نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسُولہ الکریم　　وعلٰی عبدہ المسیح المَوعُود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 57

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 8

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

13 صفر 1429 ہجری 21 تبلیغ 1387 ہش 21 فروری 2008ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی درازئ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنابروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو

ارشاد باری تعالیٰ

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا
(بنی اسرائیل: ۲۴، ۲۵)

ترجمہ: اور تیرے رب نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو انہیں اف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔ اور ان دونوں کے لئے رحم سے عجز کا پر جھکا اور کہہ کہ اے میرے رب! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مٹی میں ملے اسکی ناک۔ مٹی میں ملے اسکی ناک (یہ الفاظ آپؐ نے تین دفعہ دہرائے لوگوں نے عرض کیا کہ حضور کون؟ آپؐ نے فرمایا وہ شخص جس نے اپنے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکا

(مسلم کتاب البر والصلۃ، باب رغم انف من ادرک ابویہ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں، پھر اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے چوتھی بار پوچھا اسکے بعد کون؟ آپؐ نے فرمایا ماں کے بعد تیرا باپ تیرے حسن سلوک کا زیادہ مستحق ہے۔ پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتہ دار۔

(بخاری کتاب الادب، باب من احق الناس بحسن الصحبۃ)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس شخص کی خواہش ہو کہ اسکی عمر لمبی ہو اور اس کا رزق بڑھا دیا جائے تو اس کو چاہئے کہ اپنے والدین سے حسن سلوک کرے اور صلہ رحمی کی عادت ڈالے

(مسند احمد، جلد ۳ صفحہ ۲۶۶ مطبوعہ بیروت)

فرمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور انکی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۹)

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا (الدھر: ۹) اس آیت میں مسکین سے مراد والدین بھی ہیں کیونکہ وہ بوڑھے اور ضعیف ہو کر بے دست و پا ہو جاتے ہیں اور محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ پالنے کے قابل نہیں رہتے۔ اس وقت ان کی خدمت ایک مسکین کی خدمت کے رنگ میں ہوتی ہے اور اسی طرح اولاد جو کمزور ہوتی ہے اور کچھ نہیں کر سکتی اگر یہ اس کی تربیت اور پرورش کے سامان نہ کرتے تو وہ گویا یتیم ہی ہے پس ان کی خبر گیری اور پرورش کا تہیہ اس اصول پر کرے تو ثواب ہوگا۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۹۹ الحکم ۱۰ر مارچ ۱۹۰۴ء)

''والدین کی خدمت ایک بڑا بھاری عمل ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گزر گیا پر اس کے گناہ نہ بخشے گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گذر گئے اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے۔ والدین کے سایہ میں جب بچہ ہوتا ہے تو اس کے تمام ہم وغم والدین اٹھاتے ہیں جب انسان خود دنیوی امور میں پڑتا ہے تب انسان کو والدین کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں والدہ کو مقدم رکھا ہے، کیونکہ والدہ بچہ کے واسطے بہت دکھ اٹھاتی ہے۔ کیسی ہی متعدی بیماری بچہ کو ہو۔ چیچک ہو، ہیضہ ہو، طاعون ہو، ماں اس کو چھوڑ نہیں سکتی'' (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۸۹۔ ۲۹۰)

نیز فرمایا:

''میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ مادر پدر آزاد کبھی خیرو برکت کا منہ نہ دیکھے گے۔ پس نیک نیتی کے ساتھ اور پوری اطاعت اور وفاداری کے رنگ میں خدا رسول کے فرمودہ پر عمل کرنے کو تیار ہو جاؤ بہتری اس میں ہے کہ ورنہ اختیار ہے ہمارا کام صرف نصیحت کرنا ہے۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۹۵۔ ۱۹۶) ☆☆☆

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ء

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸-۲۹ر دسمبر ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوگا

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱۷ ویں جلسہ سالانہ قادیان (خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی) کے انعقاد کے لئے ۲۶-۲۷-۲۸ اور ۲۹ر دسمبر (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار اور سوموار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس تاریخی اور مبارک جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور اس جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کے لئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔

مجلس مشاورت: جماعتہائے احمدیہ بھارت کی ۲۰ ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے اگلے روز مورخہ ۳۰ر دسمبر ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوگی۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان وسیکرٹری خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی بھارت)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

سسکتا ہوا پاکستان

عذاب میں کیوں مبتلا ہے؟

(آخری قسط)

(تسلسل کے لئے دیکھیں شمارہ نمبر ۵)

گزشتہ اشاعت میں ہم عالم اسلام کی اس بدقسمتی کا ذکر کر رہے تھے کہ گزشتہ سو سالوں میں جہاد کے متعلق فتووں پر عمل غیروں پر تو کم ہی ہوا ہے البتہ ان فتووں نے اپنوں کی گردنیں زیادہ کاٹی ہیں اور وقتاً فوقتاً ان زہر آلود فتووں کو مختلف ادوار میں نامی علماء کی طرف سے تازہ بھی کیا جاتا رہا ہے۔ چنانچہ پاکستان میں احمدیوں کے خلاف پھیلائی جانے والی دہشت گردی دراصل انہی فتووں کا کھل کر استعمال ہے مثال کے طور پر مولانا محمد یوسف لدھیانوی (جو کسی ''جہادی'' کی گولی کھا کر خدا معلوم ''شہید'' ہوئے ہیں یا وہ جہادی ''غازی'' ہو گیا ہے) نے ایک کتاب '' قادیانی مسائل''، لکھی تھی اس کتاب کو بعد میں کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیو بند نے بھی ہندوستان میں دہشت گردی پھیلانے کے لئے شائع کیا تھا یوسف لدھیانوی اس کتاب میں لکھتے ہیں:

'' ختم نبوت اسلام کا قطعی اور اٹل عقیدہ ہے اس لئے جو لوگ دعویٰ اسلام کے باوجود کسی جھوٹے مدعی نبوت کو مانتے ہیں اور قرآن وسنت کے نصوص کو اس جھوٹے مدعی پر چسپاں کرتے ہیں وہ مرتد اور زندیق ہیں''

'' مرتد کا حکم یہ ہے کہ اس کو تین دن کی مہلت دی جائے اور اس کے شبہات دور کرنے کی کوشش کی جائے اگر ان تین دنوں میں وہ اپنے ارتداد سے توبہ کر کے پکا سچا مسلمان بن کر رہنے کا عہد کرے تو اس کی توبہ قبول کی جائے اور اسے رہا کر دیا جائے (یعنی تین دن بھی قید کر کے رکھا جائے ناقل) لیکن اگر وہ توبہ نہ کرے تو اسلام سے بغاوت کے جرم میں اُسے قتل کر دیا جائے جمہور ائمہ کے نزدیک مرتد خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔''

پھر لکھتے ہیں: '' زندیق بھی مرتد کی طرح واجب القتل ہے۔'' (قادیانی مسائل صفحہ ۱۳ شائع کردہ کل ہند مجلس ختم نبوت دارالعلوم دیو بند)

مزید اسی کتاب میں لکھا ہے:

'' جملہ قسم کے مرزائی مرتد دائرہ اسلام سے خارج اور واجب القتل ہیں۔'' (ایضاً صفحہ ۱۶)

یہ تو ہے دیو بندیوں کی احمدیوں کے بارے میں تعلیم جی ہاں وہی دیو بندی جو دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے ۲۵ فروری کو دارالعوم دیو بند میں دہشت گردی کے خلاف کانفرنس منعقد کر رہے ہیں وہ لوگوں کو بتائیں گے کہ ہمارے مدرسوں کے طلباء دہشت گرد نہیں ہیں جبکہ وہ انہی طلباء کو گاڑیوں میں لاد لاد کر ختم نبوت کیمپ کے نام پر احمدیوں پر حملے کرنے کے لئے مختلف جگہوں پر لے جاتے رہے ہیں۔

اب ہم دیکھتے ہیں دیگر فرقوں کے ملاں لوگ دیو بندیوں کے بارے میں کیا تعلیم دیتے ہیں بریلوی علماء دیو بندیوں کے بارے میں فتویٰ دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

'' یہ قطعاً مرتد اور کافر ہیں اور ان کا ارتداد و کفر سخت اشد درجے تک پہنچ چکا ہے ایسا کہ جو ان مرتدوں اور کافروں کے ارتداد و کفر میں ذرا بھی شک کرے وہ بھی انہی جیسا مرتد و کافر ہے۔''

گویا دیو بندیوں پر بھی ارتداد کی وہی سزا لاگو ہوگی جو وہ احمدیوں پر لگاتے ہیں۔ یعنی بریلوی علماء ان کو تین دن تک مہلت دے کر ان کے شبہات کو دور کر کے انہیں بریلوی اسلام کی طرف لانے کی کوشش کریں گے اور اگر وہ بریلوی اسلام نہ قبول کریں تو تمام دیو بندیوں کا قتل واجب ہو جائے گا۔ جہاں تک ملاؤں کا شیعوں کو کافر اور واجب القتل قرار دینے کا فتویٰ ہے یا شیعوں کے سنیوں کو واجب القتل قرار دینے کے فتاویٰ پر ہیں ان کو درج کرنے کی یہاں ضرورت نہیں آج کل کے پاکستانی حالات میں ان فتاویٰ پر دل و جان سے عمل ہو رہا ہے۔

اب مذکورہ فتاویٰ کی روشنی میں ملاؤں کے نزدیک تمام ممالک کے مسلمان یعنی شیعہ سنی وہابی۔ دیو بندی بریلوی قادیانی سب ہی واجب القتل قرار پائے گویا ان فتاویٰ پر عمل اور مسلمانوں کا اپنی ہی تلواروں سے ایک دوسرے کا قتل ایک برابر ہے۔

اس مقام پر پہنچ کر ایک ذی ہوش اور عقلمند مسلمان یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ تمام ممالک کے ملاں جو مسلمانوں کے قتل کے ہی فتوے دے رہے ہیں کہیں غیروں کے ہاتھوں کی کٹھ پتلیاں تو نہیں کہ جیسا چاہا ہے ان کو استعمال کریں۔

یہ تو تھے مسلمانوں کے قتل کے فتوے اب ان ملاؤں کے غیر مسلموں کے متعلق فتوے ملاحظہ فرمائیے۔ کتب '' قادیانی مسائل'' میں ہی لکھا ہے:

☆..... کیا قادیانیوں یا کسی غیر مسلم سے دوستی رکھنا جائز ہے۔

جواب: حرام ہے۔ (قادیانی مسائل صفحہ ۱۷)

پھر کتاب '' قادیانی مردہ'' میں پاکستانی دیو بندی عالم محمد یوسف لدھیانوی غیر مسلموں سے امتیازی سلوک کے بارہ میں لکھتا ہے:

'' حضرات فقہا نے مسلم و کافر کے امتیاز کی یہاں تک رعایت کی ہے کہ اگر کسی غیر مسلم کا مکان مسلمانوں کے محلے میں ہو تو اس پر علامت کا ہونا ضروری ہے کہ یہ غیر مسلم کا مکان ہے۔ تا کہ کوئی مسلمان وہاں کھڑا ہو کر دعا سلام نہ کرے۔'' (صفحہ ۱۶)

اب ہم فتاویٰ رضویہ سے بریلویوں کے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب کا فتویٰ دیو بندیوں کے متعلق درج کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیے۔ اعلیٰ حضرت دیو بندیوں سے کیسے جہاد کی تعلیم دیتے ہیں فرماتے ہیں:

'' کفر اصلی سے ارتداد بدتر ہے اور اس میں بھی ترتیب ہے کفر اصلی کی ایک سخت قسم نصرانیت ہے اور اس سے بدتر مجوسیت ہے اور اس سے بدتر بُت پرستی اس سے بدتر وہابیت اور بدتر اور خبیث تر دیو بندیت''۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ششم صفحہ ۱۵۳)

پھر لکھتے ہیں: '' وہابیہ دنیچریہ و قادیانیہ و غیر مقلدین و چکڑالویہ خز لھم اللہ اجمعین ان آیات کریمہ کے مصداق بالیقین اور قطعاً یقیناً کفار مرتدین ہیں۔ (فتاویٰ رضیہ جلد ششم صفحہ ۹۵)

اور مرتدین کے ساتھ کئے جانے والے سلوک کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

'' دیو بندیہ وغیرہا ان کے پیچھے اقتداء باطل ہے ان سب کی کتب کا مطالعہ حرام ہے مگر عالم کو بغرض رد ان سے میل جول حرام ہے ان سے سلام کلام حرام انہیں پاس بٹھانا حرام ان کے پاس بیٹھنا حرام بیمار پڑیں تو ان کی عیادت حرام مر جائیں تو مسلمانوں کو ان کا غسل کفن دینا حرام ان کا جنازہ حرام ان پر نماز پڑھنا حرام انہیں مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام ان کی قبر پر جانا حرام''۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ششم صفحہ ۹۰)

دیکھا آپ نے ملاؤں کے اس خود ساختہ جہاد کا بالآخر کیا نتیجہ نکلا اور کس انتہاء پر یہ جا کر رُکا؟ کفار سے جہاد کرتے کرتے بالآخر جہاد کی تلواریں اور نفرت کی آندھیاں اپنوں کی گردنوں پر غیروں سے بھی سختی کے ساتھ چلنے لگیں اور ایک دوسرے پر اس قسم کے جہاد و ارتداد کے فتوے لگانے والوں میں جماعت احمدیہ کو چھوڑ کر باقی تمام فرقوں کے علماء شامل ہیں۔

اس مقام پر انصاف پسند کو ذرا ٹھہر کر سوچنا چاہئے کہ بانی علماء اور ایسے علماء کے فتووں کے بعد جن کے فتووں پر عمل کرنا ایمانیات کا حصہ ہو تو پھر کیونکر دیو بندیوں بریلویوں میں جہاد نہ ہوگا کیونکر شیعوں اور سنیوں میں جہاد نہ ہوگا۔ ایسے میں قرآن مجید کی تعلیمات کو تو ایک طرف رکھ دیا جائے گا۔ ہر فرقہ کا مجاہد اشرف علی تھانوی صاحب یوسف لدھیانوی صاحب، امام احمد رضا خان بریلوی صاحب کے اور شیعوں کے جنید علماء کے فتووں پر آنکھیں بند کر کے عمل کرے گا۔ پھر خود ہی سوچئے کہ جب دیو بندی و بریلوی اور شیعہ حضرات قرآن مجید کو تو ایک طرف رکھ دیں اور عمل کریں اپنے بانی علماء کے فتووں پر جو دہشت گردی سے بھرے پڑے ہیں اور بقول ان کے یہ فتوے قرآن مجید کی روشنی میں ہی دیئے گئے ہیں تو پھر یہ لوگ کس طرح غیروں کے سامنے کہہ سکتے ہیں کہ اسلام دہشت گردی کی تعلیم نہیں دیتا جس قسم کا اسلام یہ لوگ پیش کرتے ہیں اور جس کی تلقین یہ لوگ اپنے مدرسوں کے طلباء کو دیتے ہیں۔ یہی وہ جہاد ہے جو ان دنوں پاکستان میں جاری ہے۔ فیصلہ کیجئے کہ اس میں کون جیت رہا ہے پاکستانی حکومت یا پاکستانی ملّا؟ یہی جہاد افغانستان میں جاری ہے فیصلہ کیجئے کہ اس میں کون جیت رہا ہے افغانی حکومت یا افغانی ملّا؟ یہی جہاد عراق میں جاری ہے فیصلہ کیجئے کہ اس میں کون جیت رہا ہے عراقی حکومت یا عراق کے جہادی مزاحمت کار؟ یہی جہاد لبنان میں بھی جاری ہے فیصلہ کیجئے کہ لبنانی حکومت جیت رہی ہے یا ان کی دہشت گرد تنظیمیں؟ علیٰ ہذا القیاس آپ خود ہی نقشہ عالم پر نظر ڈالئے اور فیصلہ کرتے جائیے!

خدا کرے کہ اہل پاکستان اور عالم اسلام اپنی خوفناک حالت پر غور کریں اور سوچیں اور خدا کے اس مامور پر ایمان لائیں جس نے ان کو آج سے سو سال قبل ایسے جہاد سے باز رہنے کی نصیحت کی تھی۔ یاد رکھو اب خدا کے مامور پر ایمان لانے میں ہی نجات ہے ورنہ جب تک یہ اس بات کو سمجھیں گے نہیں یا سمجھ کر ناکام رہیں گے اور دانا سے کام لیں گے۔ خدا بھی ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتا رہے گا۔ یاد رکھو خدا کے مامور کی بعثت کے بعد اس کی تکذیب واستہزاء سے ہی عذابوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے اور تب تک جاری رہتا ہے جب تک قوم توبہ نہ کرتی۔ فرمان الٰہی ہے وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا (بنی اسرائیل: ۱۶) یعنی'' اور ہم ہرگز عذاب نہیں دیتے یہاں تک کہ کوئی رسول بھیج دیں (اور حجت تمام کر دیں)۔'' اس پر شاہد ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اللہ نے الہاماً فرمایا تھا:

'' دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔''

یہی وہ حملے ہیں جو ایک کے بعد ایک نازل ہو کر منکرین کو جھنجھوڑ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ خدا کے مامور کی مخالفت و تکذیب کو چھوڑ کر صدق دل سے اس پر ایمان لائیں۔ آپؑ فرماتے ہیں:

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

(منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

وقف جدید حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی آخری تحریک تھی۔ اس تحریک کو اب 50 سال مکمل ہو گئے ہیں۔

خلافت کی پہلی صدی کے آخری سال کا اختتام اس الٰہی تحریک کے اعلان سے ہو رہا ہے۔ اس لحاظ سے بھی وقف جدید کی اہمیت ہے۔

جماعتی نظام اور ناصرات واطفال کی ذیلی تنظیمیں بھی اس طرف توجہ کریں کہ زیادہ سے زیادہ بچے وقف جدید کے چندے میں شامل کریں۔

گزشتہ دس سال میں جتنے احمدی ہوئے ہیں، جو بیعتیں ہوئی ہیں انہیں بھی بطور خاص وقف جدید میں شامل کریں۔

اگر غریب بھی ہیں تو چاہے ٹوکن کے طور پر معمولی چندہ دیں لیکن مالی قربانی میں شامل ہونا چاہئے۔

مالی قربانی کی عادت پڑے گی تو پھر یہ تقویٰ کی ترقی کا باعث بنے گی۔

دعاؤں اور قربانیوں سے تقویٰ میں بڑھیں اور خلافت کی نئی صدی کا استقبال کریں اور اس میں داخل ہوں۔

اس سال مجموعی طورپر وقف جدید میں 24 لاکھ 27 ہزار پاؤنڈ مالی قربانی ہوئی۔ پاکستان نمبر ایک پر، امریکہ دوسرے نمبر پر اور برطانیہ تیسرے نمبر پر رہا۔ مختلف پہلوؤں سے جماعتوں کی قربانی کا جائزہ۔

وقف جدید کے 51ویں سال کے آغاز کا اعلان

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 04رجنوری 2008ء بمطابق 04صلح 1387ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر، الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (البقرہ:262-263)

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کے نیک عمل کا ذکر کیا ہے اور پھر ان پر اپنے فضل کا اور انعام کا۔ آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر جو خرچ کرتے ہیں اس کا احسان جتاتے ہوئے یا تکلیف دیتے ہوئے پیچھا نہیں کرتے اُن کا اجر اُن کے ربّ کے پاس ہے اور اُن پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

یہ لوگ کون ہیں؟ یہاں مخاطب کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والے کو اجر دیتا ہے۔ بعض لوگ اللہ کی خاطر نیکی نہیں بھی کرتے لیکن نیکی ہوتی ہے۔ دکھاوا بھی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ تو ان کو اجر دیتا ہے۔ سیاق وسباق سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مومنین کی جماعت کا ذکر ہو رہا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور اللہ کی رضا کے حصول کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ جیسا کہ ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ (البقرۃ:273) یعنی تم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے علاوہ کبھی خرچ نہیں کرتے۔ پس یہ مومن کی شان ہے اور ہونی چاہئے کہ وہ اپنا ہر فعل خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے کرے۔ یہاں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی بھی یہی نشانی بتائی کہ کیونکہ اللہ کی رضا کا حصول خرچ کے پیچھے کار فرما ہوتا ہے اس لئے لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى جو خرچ ہیں اس کا پھر تکلیف دیتے ہوئے، احسان جتلاتے ہوئے پیچھا نہیں کرتے۔ جبکہ غیر مومن کی یہ نشانی ہے کہ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ (النساء:39) یعنی اپنے اموال لوگوں کے سامنے دکھاوے کی خاطر خرچ کرتے ہیں۔ اور فرمایا یہ لوگ جو دکھاوے کی خاطر خرچ کرتے ہیں لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (النساء:39) اور جو نہ اللہ پر ایمان رکھتا ہو نہ یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، وہ شیطان کے ساتھی ہیں ان کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پس ایک مومن جو شیطان سے دُور بھاگتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑتا ہے اور جوڑنا چاہتا ہے وہ کبھی دکھاوے کے لئے خرچ نہیں کرتا اور جب کسی قسم کا دکھاوا نہیں ہوتا، خالص اللہ تعالیٰ کی خاطر سب کچھ خرچ ہے، اللہ تعالیٰ کی خاطر وہ اپنا ہر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو فرمایا لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ کہ اُن کا اجر اُن کے رب کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا، نہ وہ غم کریں گے۔

پس کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے کے لئے اپنا مال خرچ کرتے ہیں اور خرچ کر کے پھر بھول جاتے ہیں کہ انہوں نے کبھی اللہ کی راہ میں کچھ خرچ بھی کیا ہے کہ نہیں۔ کبھی یہ احسان نہیں جتاتے کہ ہم نے فلاں وقت اتنا چندہ دیا اور فلاں وقت اتنا چندہ دیا۔ آج ہم جائزہ لیں، نظریں دوڑائیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ہی ایسے لوگ نظر آتے ہیں جو ایک کے بعد دوسری قربانی دیتے چلے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے چلے جاتے ہیں لیکن کبھی یہ نہیں کہتے کہ ہم نے جماعت پر احسان کیا ہے۔ اگر کوئی اِکّا دُکّا ایسا ہوتا بھی ہے تو وہ بیمار پرندے کی طرح پھڑ پھڑاتا ہوا ڈار سے الگ ہو جاتا ہے اور کہیں جنگل میں گم ہو جاتا ہے اور پھر درندوں اور بھیڑیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ نہ دین کا رہتا ہے نہ دنیا کا۔ یہی ہم نے اب تک دیکھا ہے۔ جب بھی کوئی عافیت کے حصار سے باہر نکلے تو یہی نجام ہوتا ہے۔ بہر حال ضمناً مَیں یہ ذکر کر رہا تھا۔ جو بات مَیں کہہ رہا ہوں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر کتنا بڑا احسان ہے کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل کر کے ان لوگوں میں شامل فرما دیا جن کو نہ کوئی خوف ہے نہ کوئی غم ہے اور جو بھی قربانی کریں، جو بھی مال لبیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیں، اللہ تعالیٰ بے شمار اجر دیتا ہے۔ ایک جگہ فرمایا فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ (الحدید: 7) پس تم میں سے وہ لوگ جو ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں خرچ کیا ان کے لئے بہت بڑا

اجر ہے۔ اللہ کی طرف سے تو جو بھی اجر ہے اتنا بڑا ہے کہ انسان کی جو سوچ ہے وہ وہاں تک نہیں پہنچ سکتی۔ لیکن فرمایا صرف اجر ہی نہیں ایسے مومنوں کے لئے اجر کبیر ہے۔ پس کتنے خوش قسمت ہیں وہ جنہیں اللہ تعالیٰ ایسے اجروں سے نوازے اور کتنے خوش قسمت ہیں احمدی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آئے اور آپ نے یہ روح ہمارے اندر پیدا کی۔ صحیح اسلامی تعلیم کے حسن و خوبی سے ہمیں آگاہ کیا روشناس کروایا۔ اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کرنے کے راستے ہمیں دکھائے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے حسن کو کھول کھول کر ہم پر ظاہر فرمایا، جس سے احمدی کے دل میں مرضات اللہ کی تلاش کی چنگاری بھڑکی۔

ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ: ''مال کے ساتھ محبت نہیں چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران:93) تم ہرگز نیکی کو نہیں پاسکتے جب تک کہ تم ان چیزوں میں سے کوئی اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو جن سے تم پیار کرتے ہو۔ اگر آنحضرت ﷺ کے زمانے کے ساتھ آج کل کے حالات کا مقابلہ کیا جاوے تو اس زمانہ کی حالت پر افسوس آتا ہے کیونکہ جان سے پیاری کوئی شے نہیں اور اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان ہی دینی پڑتی تھی۔ تمہاری طرح وہ بھی بیوی اور بچے رکھتے تھے۔ جان سب کو پیاری لگتی ہے مگر وہ ہمیشہ اس بات پر حریص رہتے تھے کہ موقع ملے تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان قربان کردیں''۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم۔ سورۃ آل عمران زیر آیت 93 صفحہ 130-131)

پھر آپ فرماتے ہیں:

''خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر، اپنی عزت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تلخی اٹھالو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ ...... لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مرجاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے''۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 307-308)

فرمایا کہ یہ اس صورت میں ہوگا جب تم اپنے نفس سے درحقیقت مرجاؤ گے، اپنے نفس کو چھوڑ دو گے، تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے'' اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے۔ اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں۔ اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا''۔ (ایضاً)

پس کتنے خوش قسمت ہیں ہم جنہیں اللہ تعالیٰ نے ایسا امام عطا فرمایا جس نے ہمیں خدا سے ملنے کے راستے روشن کر کے دکھائے۔ آنحضرت ﷺ کے غلاموں کی حقیقی روح ہم میں پیدا کی، قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کا فہم و ادراک ہم میں پیدا کیا، جس پر چل کر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے مالی قربانی کو بھی اپنی رضا کے حصول کا ذریعہ بتایا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی اہمیت ہم پر واضح فرمائی تاکہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا کے ہر فرد تک پہنچانے کا کام بخوبی ہو سکے اور ہر فرد جماعت اس کو بخوبی انجام دے سکے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد خلفاء بھی اس طرف جماعت کو توجہ دلاتے رہے ہیں اور دلاتے رہیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے عبادات کے ساتھ ہر قسم کی قربانیوں کا بھی ذکر ہے اور مالی قربانیاں بھی ان میں سے ایک ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن کا عرصہ خلافت تقریباً 52 سال پر پھیلا ہوا تھا، آپ نے جماعتی نظام کو مضبوط در مضبوط فرمایا۔ اس کی تنظیم کی۔ تربیتی، تبلیغی، روحانی، مالی پروگرام جماعت کو دیئے تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کے حصول کے لئے ہم تیزی سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔ انہی تبلیغی اور تربیتی پروگراموں کے لئے ایک سکیم وقف جدید کی بھی تھی جو آپؓ نے جماعت کے سامنے رکھی اور اس کے لئے مالی قربانی کی بھی اور واقفین زندگی معلمین کی بھی تحریک فرمائی تاکہ برصغیر پاک و ہند کے دیہاتوں میں، زیادہ تر پاکستان میں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام تیزی سے پھیلایا جاسکے۔ 27 دسمبر 1957ء کو آپ نے اس کا اعلان فرمایا تھا۔ گویا آج اس تحریک کو بھی 50 سال پورے ہو گئے ہیں اور 51 واں سال شروع ہو گیا ہے۔ یہ تحریک شروع میں جیسا کہ میں نے کہا پاکستان ہندوستان اور بنگلہ دیش کے لئے ہی تھی اور زیادہ تر انہی ملکوں کے احمدی اس میں حصہ لیتے تھے۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ صحیح طور پر صرف پاکستانی احمدی اس میں حصہ لیتے تھے جس میں ایک مالی پہلو بھی تھا، مالی قربانی بھی تھی اور وقف جدید کے لئے بہت بڑی رقم جو اس کام کے لئے تھی پاکستانی احمدی ہی مہیا کیا کرتے تھے۔ اسی طرح واقفین زندگی معلمین تھے وہ بھی انہی میں سے تھے۔ تو بہر حال 1985ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کے احمدیوں کو اس طرف توجہ دلائی کہ پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش کے احمدیوں نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے دنیا میں پھیلانے میں مالی جانی اور وقت کی قربانی دی ہے۔ وہ لوگ قربانیاں دیتے رہے ہیں۔ اب باہر کی جماعتیں خاص طور پر جو یورپ اور امریکہ کی جماعتیں ہیں اُن کو اس احسان کو یاد کرتے ہوئے تبلیغی اور تربیتی پروگراموں میں ان کی مدد کرنی چاہئے اور خاص طور پر ہندوستان کی جماعتوں کی کیونکہ وہاں تعداد تھوڑی ہے اور اکثریت غریبوں کی ہے۔ گو بعد میں ہندوستان میں نئی بیعتوں کی وجہ سے تعداد میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ لیکن وہاں بھی اکثریت غریب لوگوں کی ہے جن کا چندہ، وہاں کے جو اخراجات ہیں اس کے مقابلے پہ بہت کم ہے۔ بہر حال وقف جدید کے چندہ کی تحریک کو 1985ء سے تمام دنیا پر لاگو کر دیا گیا۔ یورپ اور امریکن ممالک کا چندہ وقف جدید زیادہ تر ہندوستان اور افریقن ممالک کے جو تبلیغی اور تربیتی پروگرام ہیں ان پر خرچ ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تحریک تمام دنیا میں جاری ہے۔ تمام دنیا کے احمدی اس میں حصہ لیتے ہیں اور احمدی اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے اپنی توفیق کے مطابق جیسا کہ میں نے کہا اس کی جو مالی ضرورت ہے اس کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جیسا کہ میں نے بتایا کہ 1957ء میں جب وقف جدید کی سکیم کا آغاز ہوا تو اُس وقت اس کا جو پہلا سال تھا 1958ء تھا۔ اس لئے ہر سال اس تحریک کا، وقف جدید کا مالی پہلوؤں کا جائزہ بھی لیا جاتا ہے اور مالی قربانیاں جو احباب جماعت کرتے ہیں ان کو ایک سال کے بعد جنوری کے شروع میں جماعت کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور نئے سال کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے میں بھی آج وقف جدید کے بارے میں ہی بات کر رہا ہوں۔ یہ اس سال 2008ء کا پہلا جمعہ ہے اور اس کے ساتھ نئے سال کا اعلان بھی کرتا ہوں اور اس بارے میں مزید چند باتیں بھی کروں گا۔

جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ یہ سکیم زیادہ تر پاکستان بنگلہ دیش وغیرہ میں شروع تھی اور خلیفہ وقت کے مخاطب عموماً وہیں کے احمدی ہوتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی لئے پاکستانی احمدی بچوں کو کہا تھا کہ تم وقف جدید کا بوجھ اٹھاؤ اور اپنے بڑوں کو بتا دو کہ احمدی بچے بھی جب ایک فیصلہ کر کے کھڑے ہو جائیں تو بڑے بڑے انقلاب لانے میں مددگار بن جاتے ہیں۔ چنانچہ احمدی بچوں اور بچیوں نے اس اعلان کے بعد جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا تھا اور جو کام بچوں کے سپرد کیا تھا ایک دوسرے سے بڑھ کر مالی قربانیاں دینے کی کوششیں کیں اور وقف جدید کا چندہ اطفال و ناصرات کے چندے کے نام سے احمدی بچوں اور بچیوں کی پہچان بن گیا۔ بچوں کی آمدنی تو کوئی نہیں ہوتی، وہ تو اپنے جیب خرچ میں سے جب کوئی بڑا ان کو پیسے دے تو اس میں سے چندہ دے دیتے ہیں یا بعض والدین بھی ان کی طرف سے دے دیتے ہیں۔ لیکن یہ بچوں کا جوش اور جذبہ ہے کہ پاکستان میں وقف جدید کے چندوں میں بچوں کی جو شمولیت ہے وہ بڑوں کی شمولیت کا تقریباً نصف ہے۔ گو کہ میرے خیال میں یہاں بھی اضافے کی بڑی گنجائش ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تسلی بھی ہے کہ ایسے بچے جن کو اس طرح بچپن میں مالی قربانی کی عادت پڑ جائے وہ آئندہ نسلوں کی قربانیوں کی ضمانت بن جایا کرتے ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ روح ہمارے بچوں میں بڑھتی چلی جائے اور اب جب کہ یہ وقف جدید کی تحریک تمام دنیا میں رائج ہے تو بچے بھی اور ماں باپ بھی اور سیکرٹریان وقف جدید بھی اس طرف خاص توجہ کریں۔ جماعتی نظام اور ناصرات و اطفال کی ذیلی تنظیمیں بھی اس طرف توجہ کریں کہ زیادہ سے زیادہ بچے وقف جدید کے چندے میں شامل کریں۔ بچوں کو اس کی اہمیت کا احساس دلائیں، قربانی کی روح ان میں پیدا کریں۔ جو بچے اس مادی دور میں اس طرح قربانی کرنے کے لئے تیار ہوں گے، اس طرح قربانی کرتے ہوئے پروان چڑھیں گے، وہ نہ صرف جماعت کا بہترین وجود بنیں گے بلکہ اپنے روشن مستقبل کی بھی ضمانت بن جائیں گے۔ لہو ولعب سے بچتے ہوئے، فضولیات سے بچتے ہوئے، لغویات سے بچتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں گے۔ پس ہمیشہ اس بات کو بڑے بھی یاد رکھیں اور بچے بھی، عورتیں بھی اور مرد بھی کہ انقلاب قربانیوں سے ہی آتے ہیں اور اس زمانے میں جب ہر طرف مادیت کا دور دورہ ہے مالی قربانی نفس کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ بچوں کی خواہشات بھی ہیں اور بڑوں کی خواہشات بھی ہیں لیکن اپنی خواہشات کو دبا کر خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مالی قربانی اس زمانے میں ایک بہت بڑا جہاد ہے۔ دنیاوی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے خرچ کرنا تو آسان ہے لیکن دینی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مالی قربانی دینا یقیناً ایک جہاد ہے۔

پھر دوسری بات میں نومبائعین سے بھی کہنا چاہتا ہوں اور نومبائعین کو سنبھالنے والوں سے بھی کہنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ نومبائعین کی جماعت سے تعلق میں مضبوطی تبھی پیدا ہوتی ہے جب وہ مالی قربانی میں شامل ہوتے ہیں۔ جب وہ اس اصل کو سمجھ جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ایک ذریعہ مالی قربانی بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو نومبائعین اس حقیقت کو سمجھ گئے ہیں وہ جماعت سے تعلق، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت اور اخلاص اور آنحضرت ﷺ کے عشق میں فنا ہونے کی منازل دوڑتے ہوئے طے کر رہے ہیں۔ بعض نومبائعین قربانیوں میں اول درجے کے شمار ہونے کے بعد بھی لکھتے ہیں کہ یہ

قربانی ہم نے دی ہے لیکن حسرت ہے کہ کچھ نہیں کر سکے۔ انہیں یہ احساس ہے کہ ہم دیر سے شامل ہوئے تو قربانیاں کرتے ہوئے اُن منزلوں پر چھلانگیں مارتے ہوئے پہنچ جائیں جہاں پہلوں کا قرب حاصل ہو جائے۔ پس یہ وہ موتی اور ہیرے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمائے اور عطا فرما رہا ہے۔ جن کی حسرتیں دنیاوی خواہشات کے لئے نہیں بلکہ قربانیوں میں بڑھنے کے لئے ہیں اور جس قوم کی حسرتیں یہ رخ اختیار کر لیں اس قوم کو کبھی کوئی نیچا نہیں دکھا سکتا۔ جب کہ خدائی وعدے بھی ساتھ ہوں اور اللہ تعالیٰ یہ اعلان کر رہا ہو کہ مَیں تیرے ساتھ اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں۔ پس جو کمزور ہیں، نئے احمدی ہوں یا پرانے، تربیتی کمزوریوں کی وجہ سے بھول گئے ہیں یا قربانیوں کی اہمیت سے لاعلم ہیں، ہمیشہ یاد رکھیں کہ مسلسل کوشش اور جدوجہد انہیں وہ مقام دلائے گی جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا مقام ہے۔ اس اہم کام کی سرانجام دہی کے لئے جہاں ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس اہمیت کو سمجھے وہاں انتظامیہ کا بھی فرض ہے کہ احباب جماعت کو اس کی اہمیت بتائیں۔ نومبائعین کو اس کی اہمیت بتائیں۔

جب تک عہدیداران کے اپنے معیار قربانی نہیں بڑھیں گے ان کی بات کا اثر نہیں ہو گا۔ جہاں عہدیداران اپنی امانتوں کا حق ادا کرنے والے ہیں وہاں کی رپورٹس بتا دیتی ہیں کہ حق ادا ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں ایسے کارکنان بھی ہیں جو اپنا سب کچھ بھول جاتے ہیں، بیوی بچوں کو بھی بھول جاتے ہیں، اپنے نفس کے حق بھی ادا نہیں کرتے۔ صبح اپنے کام پر جاتے ہیں اور وہاں سے شام کو سیدھے جماعتی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے پہنچ جاتے ہیں۔ انہیں کہنا پڑتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمہارا اور تمہارے بیوی بچوں کا بھی تم پر حق رکھا ہے۔ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں۔ بہت محنت کرنے والے ہوتے ہیں لیکن بعض دفعہ یہ جو محنت کرنے والے ہیں یہ بھی صحیح طریق پر محنت نہیں کر رہے ہوتے۔ مثلاً چندوں کے معاملے میں۔ جو چندہ دینے والے مخلصین ہیں ہر تحریک کی کمی پورا کرنے کے لئے انہیں کو بار بار کہا جاتا ہے۔ جب کہ کئی دفعہ کہا گیا ہے کہ نئے شامل ہونے والوں کو بھی شامل کریں اور تعداد بڑھائیں۔ ہر ایک میں قربانی کی روح پیدا کریں۔ اگر شعبہ تربیت اور مال یا وقف جدید، تحریک جدید مشترکہ کوشش کریں تو کمزوروں کو بھی ساتھ ملایا جا سکتا ہے۔ شروع میں بعض دقتیں پیش آئیں گی لیکن دعا اور صبر سے یہ روکیں اور مشکلات بھی دور ہو جائیں گی انشاء اللہ۔ بعض لوگ لکھتے بھی ہیں اور زبانی بھی موقع ملے تو کہہ دیتے ہیں کہ بعض افراد جماعت پوری طرح تعاون نہیں کرتے، پروگراموں میں حصہ نہیں لیتے تو مَیں انہیں ہمیشہ یہی کہا کرتا ہوں کہ تمہارا کام یہ ہے کہ مسلسل دعا اور صبر سے کوشش کئے جاؤ۔ جو احمدی ہے اس میں کوئی نہ کوئی نیک فطرت کا حصہ ہے جس کی وجہ سے وہ احمدیت پر قائم ہے۔ پس کمزوروں کو ساتھ ملا کر چلنا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ اس لئے مسلسل کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

اب جبکہ ہم خلافت کی نئی صدی میں چند ماہ تک داخل ہونے والے ہیں۔ جماعتی نظام جو مختلف شہروں اور ملکوں میں قائم ہیں اور ذیلی تنظیمیں بھی ایسے پروگرام بنائیں جس سے ہماری قربانیوں کے ہر قسم کے معیار بلند ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی تڑپ ہر ایک میں پیدا ہو جائے۔ ہر احمدی بھی، نئے بھی اور پرانے بھی اپنے جائزے لیں کہ کیا، بہترین تحفہ ہم شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کے لئے جا رہے ہیں۔

مجھے خیال آیا کہ وقف جدید کی یہ تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی وہ آخری تحریک ہے جس میں تبلیغی، تربیتی اور مالی قربانیوں کا پروگرام دیا گیا ہے اور جیسا کہ مَیں نے بتایا یہ بھی 50 سال پورے کر کے اپنے 51 ویں سال میں داخل ہو رہی ہے اور یہ خلافت کی پہلی صدی کی وہ خاص تحریک ہے جس کا سال کے آخر پر مختصر رپورٹ پیش کر کے نئے سال کا اعلان کیا جاتا ہے۔ وقف جدید، تحریک جدید کا تو اعلان کیا جاتا ہے لیکن اور بھی تحریکات ہیں ان کا اس طرح باقاعدہ سال کے سال اعلان نہیں ہوتا اور یہ تحریک خلافت کی پہلی صدی کی وہ آخری تحریک ہے جس کا مَیں آج اعلان کر رہا ہوں یعنی خلافت کی پہلی صدی کے آخری سال کا اختتام بھی اس الٰہی تحریک کے اعلان سے ہو رہا ہے۔ اس لحاظ سے بھی وقف جدید کی ایک اہمیت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 13، 14 سال پہلے وقف جدید کا اعلان کرتے ہوئے ہمارے ایک ماریشین واقف زندگی جہانگیر صاحب کی خواب کا ذکر کیا تھا۔ انہوں نے دیکھا تھا کہ جماعت ایک میز کی شکل میں ہے جس کے چار پائے ہیں۔ جس میں سے میز کا ایک پایہ یا ٹانگ جو ہے وہ بڑھنی شروع ہوتی ہے اور یہ وقف جدید کا پایہ ہے جس سے توازن خراب ہوتا ہے تو میز کی تحریک جدید کی جو ٹانگ ہے یا جو پایہ ہے وہ بھی بڑھنا شروع کرتا ہے تا کہ بیلنس قائم رکھے لیکن وہ وقف جدید کے پائے کا ساتھ نہیں دے سکتا۔ وہ بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ تو پھر اس پائے کو زبان ملتی ہے اور وہ وقف جدید کے پائے کو کہتا ہے کہ اپنی رفتار کم کرو تا کہ میں بھی تمہارے ساتھ مل جاؤں۔ اس پر وقف جدید کا پایہ یہ کہتا ہے کہ مَیں مجبور ہوں اپنی رفتار کم نہیں کر سکتا کیونکہ مَیں نے بڑھنا ہی اسی رفتار سے ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں بتایا تھا کہ ایک تو مالی قربانی کی رفتار ہے۔ دوسرے یہ تعبیر کی تھی اور دعا کی تھی کہ یہ تعبیر بیچ ہو کہ وقف جدید کے تحت جو تینوں ممالک خاص کام کر رہے ہیں ان میں انقلابی تبدیلی پیدا ہو اور جماعت تیزی سے ترقی کرے۔ ان تمام باتوں کی اہمیت کے پیش نظر مَیں بھی ان جماعتوں سے کہنا چاہتا ہوں کہ حالات میں جس تیزی سے تبدیلی پیدا ہو رہی ہے یہ ملک اپنے تبلیغ اور تربیت کے کام کو بھی خاص طور پر سمجھیں اور کوشش کر کے اس رفتار کو تیز کرنے کی کوشش کریں اور جب اللہ تعالیٰ کی تائید اور دعا بھی ساتھ ہو تو کوئی نہیں جو اس رفتار ترقی کو روک سکے۔ اس نے بڑھنا ہی ہے۔ پس آگے بڑھیں اور جہاں مالی قربانیوں میں مثالیں قائم کر رہے ہیں وہاں دیہاتوں میں تبلیغی اور تربیتی کام کو بھی تیز کر دیں۔ تینوں ملکوں میں بھی اور افریقہ میں بھی وقف جدید کے تحت خاص منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ اللہ کرے کہ جو تعبیر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمائی تھی اس کو آج ہم تیزی سے پورا ہوتے دیکھیں۔ اس کے لئے مالی قربانی بھی ایک اہم حصہ ہے۔ کیونکہ مالی ضروریات بھی بڑھیں گی جب کام میں تیزی پیدا ہو گی۔ پس تمام ممالک اس میں مدد کریں۔ بچوں کی تربیت کے لئے جیسا کہ مَیں نے کہا تھا بچوں کو بھی بطور خاص توجہ دلائیں۔ ان کو بھی احساس ہو کہ یہ سب انقلاب اللہ تعالیٰ کی خاص تقدیر سے آ رہا ہے اس میں ہمارا بھی حصہ ہے۔ اس طرح گزشتہ دس سال میں جتنے احمدی ہوئے ہیں، جو بیعتیں ہوئی ہیں، انہیں بھی بطور خاص وقف جدید میں شامل کریں۔ مَیں نے نومبائعین سے رابطے بحال کرنے کے لئے کہا ہوا ہے۔ بہت سارے رابطے ضائع ہو گئے۔ اس پر بعض ملکوں میں بہت اچھا کام ہو رہا ہے۔ ان رابطوں کی بحالی کے لئے بھی مالی قربانی کی ضرورت ہے اور جب رابطے بحال ہوتے ہیں تو ان کو بھی مالی قربانی کی عادت ڈالیں اور ان کو اس کے لئے وقف جدید میں شامل کریں۔ اگر غریب بھی ہیں تو چاہے تو کُن کے طور پر معمولی چندہ دیں لیکن مالی قربانی میں شامل ہونا چاہئے۔ مالی قربانی کی عادت پڑے گی تو پھر یہ تقویٰ کی ترقی کا باعث بھی بنے گی۔ اللہ تعالیٰ نے تقویٰ میں بڑھنے والوں کے لئے عبادات کے ساتھ قربانی کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ جس میں مالی قربانی بھی شامل ہے۔ پس مالی قربانی بھی دلوں کی پاکیزگی اور تقویٰ میں بڑھنے کے لئے ضروری چیز ہے۔

پس دعاؤں اور قربانیوں سے تقویٰ میں بڑھیں اور خلافت کی نئی صدی کا استقبال کریں اور اس میں داخل ہوں۔ ان قربانیوں کی عادت جو پڑے گی، یہ جاگ جو بچوں میں اور نئے آنے والوں میں لگے گی، قربانیوں کا احساس اور تقویٰ میں بڑھنے کا احساس جو تمام احمدیوں میں پیدا ہو گا یہ جہاں آئندہ انقلاب میں سب کو حصہ دار بناتے ہوئے خوشخبریاں دے گا اور ترقیات دکھائے گا۔ انشاء اللہ، وہاں فوج در فوج آنے والوں کو بھی قربانیوں کی اہمیت دلاتے ہوئے مالی قربانیوں میں شامل ہونے کی ترغیب دلائے گا۔ اور یوں جب خالصتاً للہ ان عبادتوں اور قربانیوں کے اعلیٰ معیار کے حصول کی کوشش ہو رہی ہو گی تو یہی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کی توحید کے قیام کا باعث بنے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والی ہو گی۔ آنحضرت ﷺ کے جھنڈے کو تمام دنیا میں گاڑنے کا باعث بن رہی ہو گی۔ پس اس جذبے سے اپنے بھی جائزے لیں اور بچوں اور نومبائعین کو بھی خاص طور پر وقف جدید میں شامل کرنے کی کوشش کریں تا کہ ان مقاصد کا حصول کر کے جن کا مَیں نے ذکر کیا ہے، ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔

اب میں حسب روایت وقف جدید کے کوائف پیش کروں گا یعنی دنیا کے مختلف ممالک کا موازنہ اور وصولی پیش ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجموعی طور پر وقف جدید میں 24 لاکھ 27 ہزار پاؤنڈ مالی قربانی ہوئی ہے اور یہ جو وصولی ہے گزشتہ سال سے تقریباً دو لاکھ پاؤنڈ زیادہ ہے۔ تو وقف جدید کے پائے کے اونچا ہونے کی ایک تو یہ ظاہری شکل ہمیں نظر آتی ہے کہ گزشتہ سال سے وقف جدید کی وصولی دو لاکھ پاؤنڈ زیادہ ہے۔ جبکہ نومبر میں مَیں نے جب تحریک جدید کا اعلان کیا تھا تو اس میں گزشتہ سال سے تحریک جدید میں جو وصولی تھی وہ ایک لاکھ دس ہزار پاؤنڈ زیادہ تھی۔ یعنی وقف جدید کا اس سال کا جو اضافہ ہے وہ تحریک جدید کی نسبت کافی زیادہ ہے تقریباً دو گنا۔

دنیا میں وقف جدید کی قربانی میں شامل جو پہلی دس جماعتیں ہیں ان میں پاکستان پہلے نمبر پر ہے، پھر امریکہ ہے، برطانیہ نمبر تین پہ ہے۔ نمبر 4 پر جرمنی، نمبر پانچ پہ کینیڈا، نمبر چھ پہ ہندوستان اور نمبر سات پہ انڈونیشیا، نمبر آٹھ پہ بیلجیم، نمبر نو پہ آسٹریلیا اور نمبر دس پہ فرانس۔ کینیڈا اور جرمنی کا بڑا معمولی فرق ہے۔ کینیڈا اگر ذرا سا زور لگائے تو میرا خیال ہے آرام سے چوتھی پوزیشن آ سکتی ہے۔

پاکستان کے حالات کے بارے میں ایک اخبار میں ایک رپورٹ شائع ہوئی تھی جس میں بتایا گیا کہ 2007ء پاکستان کی تاریخ کا سب سے بدترین سال ہے اور معاشی لحاظ سے بھی بہت برا سال تھا۔ بہت سے جائزے پیش کئے گئے تھے۔ اس کے باوجود کہ غربت انتہا کو پہنچ گئی۔ کاروباری لحاظ سے، معاشی لحاظ سے پاکستان بہت پیچھے چلا گیا لیکن پھر بھی پاکستانی احمدیوں کے معیار قربانی نہیں گرے۔ اس میں پہلے سے بہتری پیدا ہوئی ہے۔ اس دفعہ میں سوچ رہا تھا کہ گزشتہ دنوں دسمبر میں جو حالات ہوئے ہیں، کراچی کے حالات بھی

بہت زیادہ خراب تھے تو شاید اس سال پاکستان کی پوزیشن کوئی نہ ہو یا شاید وصولیاں کم ہوں لیکن اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ جب میں نے ترقی دینی ہے تو پھر مدد بھی فرشتوں کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ باوجود اس کے کہ ہر روز ہم نظارے دیکھتے ہیں اور میں خاص طور پر جماعتی ترقی کے نظارے دیکھتا ہوں اس لئے اپنی اس سوچ پر شرمندگی بھی ہوئی کہ خدا تعالیٰ پر بھی حسن ظن نہیں رکھا۔ اللہ رحم کرے۔

پس یہ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے لوگ ہیں کہ جیسے بھی حالات ہو جائیں اپنی قربانیوں کے معیار کو نہیں گرنے دیتے۔

فی کس چندے کے لحاظ سے بھی جو جائزہ ہے اس کے مطابق امریکہ نمبر ایک پہ ہے 65 پاؤنڈ فی کس اور برطانیہ نمبر دو پہ 34 پونڈ، فرانس نمبر تین پر 31 پونڈ، کینیڈا نمبر چار پہ 21 پونڈ اور بلجیم نمبر پانچ پہ 18 پونڈ۔

افریقہ کی جماعتوں میں ترتیب کے لحاظ سے پہلی پانچ جماعتیں گھانا، نائیجیریا، بینن، بورکینا فاسو اور نمبر 5 تنزانیہ ہیں۔ گھانا بھی مالی قربانی میں کچھ سست ہو گیا تھا۔ شکر ہے میرے کہنے پر اب گھانا میں بھی ہل جل پیدا ہوئی ہے۔ افریقنوں میں عمومی طور پر میں نے دیکھا ہے کہ قربانی کا مادہ بہت ہے لیکن گھانا میں تو میں نے خود دیکھا ہے۔ اتنا قربانی کا مادہ ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ اگر ان میں کسی جگہ قربانی کی کمی ہے، اگر کچھ سستی ہے تو عام احمدیوں میں نہیں ہے، لوگوں میں نہیں ہے، بلکہ انتظامیہ اور کام کرنے والے اور کارکنان اور عہدیداران میں سستی ہے۔ ان کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو بہتر کریں اور اپنے لوگوں کو قربانیوں کے معیار حاصل کرنے سے محروم نہ رکھیں۔

وقف جدید کے چندہ دینے والوں کی کل تعداد 5 لاکھ دس ہزار ہے لیکن اس میں بھی بہت گنجائش موجود ہے۔ گزشتہ سال میں نے ہندوستان کو 5 لاکھ کا ٹارگٹ دیا تھا ان کو پورا کرنا چاہئے۔ وہ تقریباً سوا لاکھ کے قریب پہنچے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ وہ مزید اس سے بہتر کریں۔

انگلستان کی جماعتوں میں سے فی کس ادائیگی کے لحاظ سے مسجد بیت الفضل لندن میرا خیال ہے نمبر ایک پہ ہے اور ساؤتھ ایسٹ لندن نمبر دو پہ اور نیو مالڈن نمبر تین پہ۔

امریکہ میں وصولیوں کے لحاظ سے سیلیکون ویلی، لاس اینجلس ایسٹ، شکاگو ویسٹ، ڈیٹرائٹ اور نمبر پانچ پہ لاس اینجلس ویسٹ۔

جرمنی میں ہمبرگ، گراس گیراؤ، فرینکفرٹ اور ویز بادن (اگر میں صحیح بول رہا ہوں تو) اور نمبر پانچ ڈامسلڈ۔

پاکستان میں اطفال اور بالغان کا علیحدہ علیحدہ دفتر ہوتا ہے جیسا کہ میں نے بتایا تھا۔ اطفال میں ناصرات بھی شامل ہیں تو اس میں پہلی پوزیشن بڑوں میں لاہور، کراچی اور نمبر تین ربوہ۔ اور اضلاع میں پہلا ضلع سیالکوٹ، نمبر دو راولپنڈی، نمبر تین اسلام آباد، نمبر چار فیصل آباد، نمبر پانچ شیخوپورہ نمبر چھ گوجرانوالہ، نمبر سات میرپور خاص، نمبر آٹھ سرگودھا، نمبر نو ملتان، نمبر دس گجرات۔

اطفال میں بھی اول، دوم سوم کی وہی ترتیب ہے لاہور، کراچی، ربوہ اور ضلعوں میں بھی تقریباً وہی ہے سوائے اس کے کہ بالغان میں نمبر 9 ملتان تھا اور یہاں نمبر 9 نارووال ہے۔ یہاں تھوڑی سی پوزیشن بدل گئی ہے۔ اسلام آباد نمبر ایک، سیالکوٹ نمبر دو، گوجرانوالہ نمبر تین، شیخوپورہ چار، فیصل آباد پانچ، راولپنڈی چھ، میرپور خاص سات، سرگودھا آٹھ، نارووال نو اور حیدرآباد دس۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مخلصین اور قربانیاں کرنے والوں کو بے انتہا اجر دے۔ ان کے مال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ جو قربانیاں کرنے والے ہیں وہ قربانیوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے کسی کے حوالے سے ایسے لوگوں کے بارے میں جو قربانیوں میں بہت بڑھ رہے ہیں ایک دفعہ یہ کہا تھا کہ ان کے اخلاص کو دیکھ کے ڈر لگتا ہے۔ اور یہ اخلاص میں بڑھنے والے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا کے ہر ملک میں پیدا ہو رہے ہیں۔ ان کے اخلاص سے یہ ڈر ہے کہ اخلاص کی وجہ سے اپنے نفس پر ظلم کرنے والے نہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ اپنے وعدے کے مطابق جزائے کبیر عطا فرمائے۔ ان مخلصین کی قربانی کی روح آگے جاگ لگاتی چلی جائے اور ایسے قربانی کرنے والے پیدا ہوتے چلے جائیں جو اس قربانی کی روح کو کبھی مرنے نہ دیں۔ کبھی ماندہ نہ ہوں اور کبھی نہ تھکیں۔ ایسے نمونے بکھیرتے چلے جائیں کہ آئندہ آنے والوں کے دل ہمیشہ آپ کے لئے نیک جذبات اور دعاؤں سے بھرے رہیں اور آپ کے لئے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے جنہوں نے ایسے نیک نمونے قائم کر کے آئندہ نسلوں میں بھی وہ روح قائم کی اور پیدا کی جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی روح تھی۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے لئے
دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے۔ جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

2۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

3۔ سورۃ فاتحہ روزانہ کم از کم سات مرتبہ پڑھیں۔

4۔ ﴿رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ﴾ (البقرۃ 251)

(ترجمہ): اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔ (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

5۔ ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ﴾ (آل عمران: 9)

(ترجمہ): اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

(ترجمہ): اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

7۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ

(ترجمہ): میں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ سے اور میں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

8۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

(ترجمہ): اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، اور بہت عظمت والا ہے اے اللہ رحمتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

9۔ درود شریف روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں۔

صوبائی وزونل اُمراء کی خدمت میں ضروری گزارش
بسلسلہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی بدر نمبر

ادارہ بدر خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے مبارک موقع پر ایک خصوصی شمارہ ترتیب دے رہا ہے آپ سے گزارش ہے کہ آپ کے صوبہ میں سو سال میں ہونے والی ترقیات اعداد و شمار کی روشنی میں مختصر اور جامع تحریر فرمائیں جس میں صحابہ کرام اور پرانے بزرگوں کے واقعات بھی آنے چاہئیں اور اس تعلق میں جو تصاویر ہوں وہ بھی ارسال فرمائیں۔ تصاویر مساجد مشن ہاؤسز، لائبریری، ہسپتال، سکول مہمان خانوں وغیرہ کی ہونی چاہئے اسی طرح بعض پرانے واقفین زندگی اور صحابہ کرام کی تصاویر بھی ارسال فرمائیں۔ (ادارہ)

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

"اخبار بدر کے لئے قلمی ومالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں"

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی برکات

«شیراز احمد۔ ناظر تعلیم قادیان»

انسان کی پیدائش کا مقصد: انسان کی پیدائش کے مقصد کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (51:57) یعنی میں نے جن اور انسان کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری عبادت کریں۔ اس کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس لئے ہماری زندگی کا اصل مقصد خدا کی عبادت، خدا کی معرفت اور خدا میں فنا ہو جانا ہی ہے۔ نیز فرمایا کہ انسان کو جو کچھ اندرونی اور بیرونی اعضاء دیئے گئے ہیں یا جو کچھ قوتیں عنایت ہوتی ہیں اصل مقصد ان سے خدا کی معرفت اور خدا کی عبادت اور خدا کی محبت ہے۔ اسی طرح آپ نے فرمایا کہ زندگی کا اصل مقصد یہی ہے کہ خدا کی طرف انسان کے دل کی کھڑکی کھلے۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی)

اب یہ سوال اٹھتا ہے کہ ہماری زندگی کا یہ مقصد کس طرح پورا ہو سکتا ہے؟ ہماری زندگی کا یہ مقصد تبھی پورا ہو سکتا ہے جب ہم خدا کی مرضی کے مطابق زندگی گزاریں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ قرآن کریم جو کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس کو سمجھ کر اس سے محبت کر کے اس کی تعلیمات سے استفادہ کیا جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بار بار ذکر فرمایا تھا کہ قرآن کریم اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی تفریق نہیں کی جاسکتی یعنی قرآن کریم اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ کا نور، قرآن کریم اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جلوہ گر ہوتا ہے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سورج قرار دیا گیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سورج کی روشنی کو اخذ کر کے منعکس کرنے والے چودھویں کے چاند جیسے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کا نور جو قرآن کریم اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جلوہ گر ہوا۔ اس نُورُ اللہ کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کر کے حضرت مسیح موعودؑ نے آگے پھیلایا اور آپ کے خلفاء کرام اس نور کو حضرت مسیح موعودؑ سے اخذ کر کے ساری دنیا تک پہنچا رہے ہیں۔

(فرنچ ملاقات 30 جون 2001ء)

اس سے یہ صاف ظاہر ہے کہ موجودہ زمانہ میں اگر ہمیں خدا کے نور یعنی قرآن کریم کا فہم حاصل کر کے اس سے استفادہ کرنا ہے تو اس کے لئے اس زمانہ میں خدا نے ایک ہی ذریعہ بنایا ہے اور وہ ہے خلافت کا نور۔ یعنی آج صرف اور صرف نور خلافت کے ذریعہ ہی ہم قرآن کریم کے آسمانی نور سے فیضیاب ہو سکتے ہیں۔ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان اور بہت بڑی نعمت ہے اور نور خلافت کو حاصل کرنے کا سب سے بہترین ذریعہ یہی ایم ٹی اے ہے۔ اور اس کے ذریعہ ہی ہم لوگ خدا کے فضل سے اپنی زندگی کا مقصد حاصل کر سکتے ہیں۔

ایم ٹی اے کی سب سے بڑی برکت یہی ہے کہ وہ ہمارے گھروں میں خلافت کے نور اور خلافت کی برکات کو پہنچاتا ہے جو ہمیں اللہ کی محبت اور اس کی معرفت حاصل کرنے کا ذریعہ بنتی ہیں اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ ایم ٹی اے کیوں اور کیسے ہماری زندگی کا مقصد پورا کرنے میں مدد کرتا ہے؟ ہماری روزمرہ کی زندگی میں ہمیں مختلف حیثیتوں سے گزرنا پڑتا ہے مختلف رول ادا کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً بیٹا، بھائی، خاوند، باپ اور بیٹی، بہن، ساس، بہو، ماں وغیرہ۔ یا پھر طالب علم، استاد، تاجر، مزدور، ملازم وغیرہ حیثیتوں سے گزر رہے ہوتے ہیں۔ جب تک ہم ان سارے کرداروں کو (حیثیتوں کو) قرآن کریم کی بتائی ہوئی تعلیمات کے مطابق ادا نہیں کریں گے ہماری زندگی کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح انسان کو اپنی زندگی کے متعلق کچھ فیصلے کرنے پڑتے ہیں۔ قرآن کریم انسان کی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالتا ہے اور ہر موقعہ پر صحیح فیصلہ کرنے میں مدد کرتا ہے۔

اگر ہمارے فیصلے قرآنی تعلیمات کے مطابق نہیں ہوں گے تو اس کی وجہ سے ہمیں اس دنیا میں اور آخرت میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اسمیں ایم ٹی اے ہماری مدد کرتا ہے اور ہمیں قرآنی تعلیمات کے مطابق اپنا رول ادا کرنے کی رہنمائی کرتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک موقعہ پر فرمایا تھا کہ ایک خلیفہ جو بھی بات کرتا ہے وہ قرآن، حدیث پر مبنی بات ہوتی ہے ہاں ہر بات کے بعد وہ یہ نہیں بتاتا کہ یہ اس آیت سے کی گئی ہے یا اس حدیث سے۔ حضور فرماتے ہیں جب ایک خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی تو پھر اس کی ہر بات کو ماننا چاہئے اور یہ یقین ہونا چاہئے کہ وہ جو بھی بات کرتے ہیں قرآن و حدیث پر مبنی بات ہی کرتے ہیں۔

(فرنچ ملاقات 29-04-02)

ایم ٹی اے کی مدد کے نمونے: ایم ٹی اے میں مختلف قسم کے بہت سارے پروگرام نشر کئے جاتے ہیں اور سارے کے سارے پروگراموں سے ہمیں مختلف رنگ میں مدد ملتی ہے لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے میں ایم ٹی اے کے سب سے بڑے دو بابرکت پروگرام کا ہی ذکر کرتا ہوں۔ اور وہ ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے پروگرام۔ یہ سارے کے سارے پروگرام قرآن اور حدیث کی تفسیر ہیں۔

ان پروگراموں سے ہم بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں اور ان میں اتنا زیادہ مواد ہوتا ہے کہ اس کو کتابی شکل یا رسالہ کی شکل میں شائع کرنا بہت مشکل ہے چنانچہ حضورؒ نے جو درس القرآن 85-1984 میں ارشاد فرمایا تھا۔ شاید یہ درس القرآن کسی کتاب میں یا رسالہ میں شائع نہیں ہوا ہے حالانکہ حضور رحمہ اللہ کے اس درس کو 18 سال گذر چکے ہیں۔ پس اگر ہم ایم ٹی اے سے استفادہ نہیں کریں گے قرآن و حدیث کی بہترین تفاسیر سے محروم رہ جائیں گے اور اس سے ہمارا ہی بہت بڑا نقصان ہوگا۔

اسی طرح ہم سب نے خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی ہے لیکن بیعت کا صحیح مفہوم کیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات اور خطابات کو جو شرائط بیعت کی تشریح تھے ان کو سُنے بغیر ہم صحیح معنوں میں بیعت کا مفہوم اور عرفان حاصل نہیں کر سکتے۔

انسان جو بھی بات سنتا ہے اس کو بہت دیر تک یاد رکھنا مشکل ہے اس لئے اگر ہم ایم ٹی اے میں نشر ہونے والے پروگراموں سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے پروگراموں کو اپنی اپنی توفیق کے مطابق نوٹ کرتے جائیں تو ہم انشاء اللہ ایم ٹی اے سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔

ایم ٹی اے کی برکات کی چند مثالیں

ذکر الٰہی کا طریق:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ذکرِ الٰہی کے تین طریق ہیں پہلا یہ کہ قرآن کریم کی آیات پر غور و فکر کرنا دوسرا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر غور کرنا اور احادیث پر غور کرنا تیسرا زمین و آسمان پر غور کرنا، اسی طرح زندگی پر غور کرنا۔ اپنے جسم پر غور کرنا اور جسم کے اعضاء مثلاً آنکھ، کان وغیرہ پر غور کرنا تا کہ ہم اُولوالالباب بن سکیں۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا کہ قرآن کریم کے دو یا تین رکوع روزانہ ترجمہ کے ساتھ پڑھنے چاہئیں تا کہ قرآن کے مطالب آپ کے ذہنوں میں اچھی طرح ذہن نشین ہو جائیں۔ پھر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قرآن کریم کے درس کو سننا چاہئے تا کہ قرآن کریم کو سمجھنے اور اس کے مطالب پر غور کرنے کی صلاحیت آپ میں پیدا ہو جائے۔

پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنے دلوں کو ٹٹولنا چاہئے کہ کیا ہم اس کو تقویٰ سے بھر رہے ہیں۔ یعنی اُسوۂ احسنہ سے بھر رہے ہیں یا نہیں؟ پھر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اپنے بچوں کو دینی اور دُنیوی تعلیم دیں تا کہ وہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کہ میرے فرقہ کے لوگ علم و معرفت میں ہر علم کے میدان میں آگے نکل جائیں گے کو پورا کرنے والے بن جائیں۔

اس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق پر ہم ذکر الٰہی کرنے کی کوشش کریں گے تو ہی صحیح معنوں میں ہم ذکرِ الٰہی کر سکیں گے۔ الحمد للہ ایم ٹی اے خدا کے فضل سے محبت الٰہی میں ڈوب کر ذکر الٰہی کرنے کی صلاحیت ہم میں پیدا کرتا ہے اور ایم ٹی اے کے پروگرام ہمیں نہ صرف ذکر الٰہی کے صحیح طریق سمجھاتے ہیں بلکہ ذکرِ الٰہی کے غلط طریقے جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہمیں بچاتے ہیں۔

(جرمن ملاقات 25-03-20)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجنے کا طریق: حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک موقع پر فرمایا کہ میری سب سے پسندیدہ چیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ہے۔ (لجنہ ملاقات 18-11-01)

حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی چیز ہیں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو کسی اور انسان میں یہ طاقت ہی نہیں تھی کہ قرآن کریم کی وحی کا بوجھ اُٹھا سکے اور فرمایا کہ یہ بالکل سچ ہے کہ قرآن کریم کی عظمت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ہے۔ اور اس کو ذہن میں رکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چاہئے۔ نیز حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پر جو احسانات ہیں اُن کو یاد کر کے ان پر غور کرنا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہر ایک چھوٹی سی چھوٹی چیز سکھا دی ہے مثلاً دانت کیسے صاف کرنا وغیرہ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر جو احسانات کئے ہیں ان کو یاد کر کے ان پر غور کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چاہئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے 5 ستمبر 2003 کا خطبہ جمعہ درود شریف کے بارے میں ہی دیا ہے اس میں حضور ایدہ اللہ نے درود بھیجنے کا فلسفہ خوب بیان فرمایا ہے اس لئے ایم ٹی اے ہمیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ڈوب کر صحیح معنوں میں درود بھیجنے کا طریق سکھانے کا

بہترین ذریعہ ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ سے صحیح تعلق قائم کرنے کا طریق:

ایم ٹی اے کی برکات میں سے ایک عظیم برکت یہ بھی ہے کہ وہ ہمیں بچپن سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلق قائم کرنے کا طریق سکھاتا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آپؒ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی کتاب جو پڑھی تھی وہ کشتی نوح تھی اور وہ بھی جب کہ حضور رحمہ اللہ کی عمر نو یا دس سال تھی۔

(ملاقات اطفال 14-06-2000)

اس لئے احمدی بچے جن کی عمر 9 یا 10 سال ہو تو چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کشتی نوح کا مطالعہ کریں اگر بچے خود کر نہیں سکتے تو والدین کو چاہئے کہ اس عمر کے بچوں کو کم از کم اس کتاب کو پڑھ کر اس کا مضمون سمجھائیں۔ اگر یہ کریں گے تو اُن کا بچپن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلق قائم ہو سکتا ہے۔

حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آپؒ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اس لئے اس قدر محبت ہے کہ آپؑ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عکس ہیں اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ حضرت مسیح موعودؑ سے اسی وجہ سے محبت کریں پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سچا اور صحیح تعلق قائم کرنے کیلئے ضروری ہے کہ ہم شرائط بیعت کو صحیح طرح سمجھ کر اس پر عمل کریں۔ اس پر عمل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ پہلے شرائط بیعت کے معانی و مطالب اور مفہوم کو صحیح طرح سمجھیں۔ اس کے لئے خدا کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں شرائط بیعت کو نہایت ہی آسان طریق آپ ہمیں سمجھا دیا ہے۔

خلیفۂ وقت سے تعلق:

خلیفۂ وقت کے ساتھ ایک احمدی کا کسی قسم کا تعلق ہونا چاہئے اس کو واضح کرنے کے لئے ایک واقعہ پیش خدمت ہے۔

خلافتِ ثالثہ کے زمانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو ایک دفعہ پہلی فلائٹ سے ڈھاکہ بنگلہ دیش جانے کا ارشاد فرمایا۔ ڈھاکہ کا ہوائی جہاز کراچی سے تھا۔ مرزا طاہر احمد صاحب نے ٹراویل ایجنسی سے ٹکٹ کی دور پوزیشن معلوم کی تو پتہ چلا کہ ان کا نام ٹکٹ ویٹنگ لسٹ میں 30 نمبر پر ہے۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے کہا کہ مجھے تو جانا ہی ہے کیوں کہ یہ خلیفۂ وقت کا حکم تھا ہوائی اڈہ میں بھی ان کا ویٹنگ لسٹ 30 ہی تھا پھر اعلان ہوا کہ ہوائی جہاز بھر گیا ہے اور اب اُڑنے کے لئے تیار ہے اُس وقت آپ کے رشتہ داروں نے کہا کہ اب انتظار کرنے کا فائدہ نہیں چلو واپس چلتے ہیں لیکن حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے کہا کہ نہیں (میں نے ڈھاکہ جانا ہے کیونکہ یہ خلیفہ کا حکم ہے) جہاز اڑنے سے ایک منٹ قبل ایک اور اعلان ہوا کہ گنتی میں کوئی غلطی ہوگئی تھی اس لئے ایک سیٹ خالی ہے اس لئے عام معمول کے مطابق ویٹنگ لسٹ کے پہلے نمبر والے جاسکتے تھے لیکن یہاں کیا ہوا کہ پہلا اعلان سنتے ہی سارے ویٹنگ لسٹ والے مسافر واپس چلے گئے تھے لیکن ایک مسافر صرف مرزا طاہر احمد صاحب ہی ابھی بھی انتظار کر رہے تھے کیونکہ اُن کو اُن کے خلیفۂ وقت کا حکم تھا جس کے بارے میں اُن کو پورا یقین تھا کہ خلیفۂ وقت کا حکم بظاہر ناممکن بھی نظر آئے پھر بھی خدا پر توکل کر کے کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ ضرور مدد فرمائے گا۔ تو یہ تھی حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی خلیفۂ وقت سے اطاعت کی روح۔

(Liqa-Mal-Arab 20-9-2000)

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خلیفہ المسیح الرابع رحمہ اللہ سے تعلق:

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب ناظر اعلیٰ پاکستان تھے تو واقفین نو بچوں کے ایک اجتماع میں ایک تقریر فرمائی تھی جو بالکل مختصر سی تھی اس تقریر کا مرکزی نقطہ یہی تھا کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ خلیفۂ وقت سے تعلق جوڑا جائے نیز آپ نے فرمایا کہ بچہ جب چوتھی کلاس پاس کر کے اس کے اوپر کلاس میں پہنچے تو اس کو چاہئے کہ خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے سارے پروگرام دیکھے۔ نیز اس میں آپ نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ہم سے جو توقعات رکھتے ہیں ہم لوگ ابھی تک انکو پورا نہیں کر سکے۔ تو یہ تھی حضور کی دل کی تڑپ کہ ہم خلیفۂ وقت کی توقعات کو پورا کرنے والے بنیں۔ اور خلیفۂ وقت کے ارشادات جو ایم ٹی اے کے ذریعہ ہم تک پہنچے اس پر ہم عمل کرنے والے ہوں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نہ صرف یہ دلی تڑپ رکھتے تھے بلکہ جائزہ بھی لیتے تھے کہ لوگ حضورؒ کے ارشادات کو کس طرح سمجھ رہے ہیں اور اس پر کس طرح اور کس قدر عمل کر رہے ہیں۔

تربیت اولاد: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تربیت اولاد پر نہایت ہی تفصیل سے اپنے خطبات اور خطابات میں روشنی ڈالی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک بار یہ بھی فرمایا کہ والدین کو چاہئے کہ خُلفاء کرام کے خطابات اور خُطبات کو ایم ٹی اے سے سُنیں اور اپنے علم کو بڑھائیں۔ حضور انور کا یہ ارشاد اتنا اہم ہے کہ اگر ہم اپنی اور اپنی اولاد کی تربیت کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں حضور انور کی اِس ہدایت پر پورے طور پر عمل کرنا ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ایک موقعہ پر مجلس عرفان (1-5-01) میں فرمایا کہ آج کل مَیں خلیفۃ المسیح الاوّل کی کتاب "خطباتِ نور" کا مطالعہ کر رہا ہوں اور میرے لئے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اب ہمیں سوچنا چاہئے کہ خلیفۂ وقت ایک خلیفہ کی کتاب سے فائدہ اُٹھاتے ہی تو ہمیں خلفائے کرام کے خطبات اور خطابات کو پڑھنا اور سُننا کِس قدر ضروری ہے۔ یہ بھی آج کل ایم ٹی اے کہ ذریعہ سے حاصل ہو سکتا ہے۔

ایم ٹی اے اور دیگر کیبل چینل: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایم ٹی اے پروگراموں کے صرف چند ایک نمونے ہی آپ کے سامنے رکھے گئے ہیں اگر دل لگا کر ایم ٹی اے کے پروگراموں کو دیکھنا روزانہ کی عادت نہیں بنائیں گے تو ہم لوگ بہت کچھ کھوئیں گے۔ جس کا بیان کرنا مشکل ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنی کتاب Islam Response to the contemporary Issues میں ٹی وی کے مضر پہلو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ٹیلی ویژن موجودہ زمانہ کی لعنت ہے آجکل ٹی وی دیکھنے میں بہت زیادہ وقت ضائع کیا جاتا ہے۔ حضور رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں کہ بچوں کے جو پروگرام ہوتے ہیں وہ چاہے کتنے ہی تفریحاتی ہوں مزاقی ہوں لیکن وہ یقیناً معلوماتی نہیں ہوتے۔ اِن پروگراموں کو دیکھ کر بڑھنے والے بچے بڑے خطرناک مجرموں کی صلاحیتوں کے ساتھ بڑے ہو رہے ہوتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے 1925ء کے جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر فرمایا تھا کہ احمدی ماں باپ بھی یہ کہتے ہیں کہ جب بچے بڑے ہو جائیں گے تو وہ خود بخود احمدیت کو اختیار کریں گے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ تبھی سچ ہو سکتا ہے جب بچے کے کان میں کوئی اور آواز نہیں پہنچے اور بچے کی آنکھوں تک اور کوئی نظارہ نہیں پہنچے لیکن یہ حقیقت نہیں ہے۔ ہر قسم کی آواز بچوں کے کان میں پہنچی ہے، ہر لمحہ بچہ کچھ نہ کچھ سیکھتا ہے۔ اگر فرشتہ ان سے کلام نہیں کرے گا تو شیطان ان کا دوست بن جائے گا اور ان کا ساتھ دے گا۔ اگر اچھی اور نیک باتیں بچوں کے کانوں میں نہیں پہنچیں گی تو یقیناً بُری باتیں ضرور پہنچتی ہیں۔ احمدی والدین یاد رکھیں یاد رکھیں اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے بچے بڑے ہو کر نیک بنیں تو تمہیں چاہئے کہ اپنے گھر کو ایک قسم کا منفرد ماحول بنالیں۔ اپنے بچوں کو سوائے نیک اثرات کے ہر دوسری چیز سے دور رکھیں۔ یہی ایک طریقہ ہے اپنے آنے والی نسلوں کو بچانے کا۔

(منہاج الطالبین انگریزی صفحہ 44)

یہ تنبیہ حضرت مصلح موعودؓ نے اُس وقت کی تھی جب نہ کوئی ٹی وی تھا، نہ انٹرنیٹ۔ تو اِس تنبیہ کی اس زمانہ میں کتنی اہمیت ہو جاتی ہے اسلئے اپنے گھروں کا ایک منفرد ماحول بنائیں یعنی سوائے ایم ٹی اے کی کوئی اور ٹی وی چینل آپ کے گھر میں نہ ہوں کیونکہ صرف اور صرف ایم ٹی اے ہی ہماری مشکلات کو حل کر سکتا ہے اور ہمیں اللہ کے نزدیک لے جا سکتا ہے اور ایم ٹی اے کے ذریعہ ہی ہم اپنی زندگی کا مقصد یعنی خدا کی عبادت اور اسکی معرفت اور اس کی محبت حاصل کر سکیں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

مسلمانو! بناؤ تام تقویٰ

(انتخاب از منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

ہمیں اُس یار سے تقویٰ عطا ہے   نہ یہ ہم سے کہ احسان خدا ہے
کرو کوشش اگر صدق و صفا ہے   کہ یہ حاصل ہو جو شرط لقا ہے
یہی آئینۂ خالق نما ہے   یہی اک جوہر سیف دعا ہے
ہر اِک نیکی کی جڑ یہ اتّقا ہے   "اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے"
یہی اک فخرِ شانِ اولیاء ہے   بجز تقویٰ زیادت اُن میں کیا ہے
ڈرو یارو کہ وہ بینا خدا ہے   اگر سوچو، یہی دارُالجزاء ہے

مجھے تقویٰ سے اُس نے یہ جزا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِی

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ   مُبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ
سنو! ہے حاصل اسلام تقویٰ   خُدا کا عشق، مَے اور جام تقویٰ
مسلمانو! بناؤ تام تقویٰ   کہاں ایماں اگر ہے خام تقویٰ

یہ دولت تُو نے مجھ کو اے خدا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِی

ماخوذ

روبوٹ اور انسان

روبوٹس میں مصنوعی ذہانت یعنی Artificial Intelligence کے ذریعے خود فیصلہ کرنے کی صلاحیت بھی پیدا کی جاسکتی ہے

ہم روبوٹ کی تعریف اس طرح سے بیان کر سکتے ہیں کہ یہ ایک الیکٹرو ملکینیکل ڈیوائس ہوتی ہے۔ یہ خود بھی کوئی کام کر سکتے ہیں اور اس میں پہلے سے بھی پروگرام Feed کئے جاتے ہیں جن کے مطابق یہ کام کرتے ہیں۔ روبوٹ کو ذہنی میینکل ڈیوائس کے طور پر بھی متعارف کروایا جا سکتا ہے جو انسانی شکل و شباہت میں ہوتے ہیں اور انہیں انسانی شباہت رکھنے والے روبوٹ کہا جاتا ہے۔

روبوٹس کو بہت سے ایسے کاموں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو براہ راست انسانوں کے لئے خطرہ ہوتے ہیں اور بہت مشکل اور ناممکن ہوتے ہیں۔ مثلاً نیوکلیئر ویسٹ کلین اپ پروگرام اور ٹائم بم کے بہت سے حصوں کا کام وغیرہ وغیرہ۔

لفظ ''روبوٹ'' کئی وسیع معنوں میں استعمال ہو سکتا ہے۔ یہ بہت سی جگہوں پر اپنا ذہن استعمال نہ کرتے ہوئے بھی انسانوں سے زیادہ مؤثر طریقے سے کام کر سکتے ہیں۔

روبوٹس کو براہ راست کوئی انسان کنٹرول کر سکتا ہے جیسے کہ ریموٹ سے چلنے والے وہ روبوٹ جو بموں کو ناکارہ بنانے کے عمل میں کام کرتے ہیں۔ روبوٹس میں مصنوع ذہانت یعنی Artificial Intelligence کے ذریعے خود فیصلہ کرنے کی صلاحیت بھی پیدا کی جاتی ہے۔ بہت سی سائنس فکشن فلموں اور ناولوں میں روبوٹ کو ایک پُر اسرار اور خطرناک کردار کے طور پر پیش کیا جاتا ہے لیکن درحقیقت عام سوسائٹی کو ابھی تک روبوٹس سے کوئی خطرہ نہیں۔ اس خوف کے پیچھے دراصل یہ نفسیاتی وجہ یا خطرہ ہے کہ کیا وہ وقت آرہا ہے جب روبوٹس انسان کی جگہ لے لیں گے۔

روبوٹ کا تصور دراصل اتنا ہی پرانا ہے جتنی یونانی تہذیب وتمدن۔ جہاں سائنس وٹیکنالوجی کے ہر میدان میں خاطر خواہ ترقی ہوئی ہے وہاں روبوٹس بنانے کے عمل میں بھی حیرت انگیز اور نمایاں پیش رفت ہورہی ہے اور اب روبوٹس صرف سائنسی فلموں کے کردار ہی نہیں رہیں گے بلکہ عام انسان انہیں ساری دنیا میں چلتے پھرتے ہوئے اور مختلف کاموں کو سرانجام دیتے ہوئے دیکھ سکیں گے اور آئندہ سالوں میں روبوٹس کاروں کو پینٹ کرتے ہوئے، ٹرینیں ڈرائیو کرتے ہوئے اور مختلف سیاروں کی سطح پر نمونے اکٹھے کرتے ہوئے پائے جائیں گے۔

درحقیقت روبوٹس ہمارے ساتھ تقریبا پچاس سالوں سے ہیں لیکن ۱۹۸۰ء کے عشرے کو ہم روبوٹس کے عروج کا زمانہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس دور میں لوگ اس ایجاد سے بہت متاثر ہوئے۔ آئزک ایزی موو نے سائنس فکشن میں روبوٹس کو بنیادی کردار کے طور پر اپنی کئی کتابوں میں پیش کیا ہے۔ آج کے دور میں تیز ترین اور سستے ترین کمپیوٹر پروسیسر نے بہت زیادہ سمارٹ روبوٹ بنالئے ہیں اور اب محققین ان خطوط پر کام کررہے ہیں جن کی بدولت ایسے روبوٹ ڈیزائن کئے جائیں گے جو کہ خود حرکت کر سکیں گے اور سوچ سکیں گے۔ اگرچہ زیادہ تر روبوٹس جو آجکل کام کررہے ہیں وہ مخصوص کاموں کے لئے ہیں اور روبوٹس کو ایڈجسٹ کر کے ان سے انسانی کام لئے جارہے ہیں۔ یہ ترقی Tactile Sensors کی بدولت ممکن ہوئی اور اب یہ بات وثوق کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ آئندہ آنے والے سالوں میں روبوٹس بھی بولنے اور گفتگو کو سمجھنے کے قابل ہو جائیں گے۔ تخلیقی چیزیں سوچ سکیں گے اور روبوٹس بھی مستقبل قریب میں اتنے ہی قابل ہوسکیں گے جتنے کہ انسان۔

جدید دور میں روبوٹ بنانے کا پہلا مقابلہ ۱۹۹۲ء میں منعقد کیا گیا۔ یہ ایک ملٹی نیشنل کمپٹیشن تھا۔ اس میں انجینئرنگ ڈیزائن کی ایک پرابلم کو چھ ہفتوں میں ایک روبوٹ کو ڈیزائن کرتے ہوئے حل کرنا تھا۔

آج کل روبوٹس کو بہت زیادہ اہم اور حساس سرجری کے عمل میں بھی استعمال کیا جارہا ہے۔ جس میں سرجن ریموٹ کنٹرول سے روبوٹ کو کنٹرول کرتے ہوئے سرجری کا عمل مکمل کرتا ہے۔ درحقیقت میڈیکل کی فیلڈ میں تو اب روبوٹس بہت عام ہوگئے ہیں۔ آپریشن کرنے سے لے کر ہسپتالوں میں چیزوں کی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقلی تک کے لئے روبوٹس کام کرتے نظر آتے ہیں۔ روبوٹس مائیکرو سرجری تک میں سرجن کی مدد کررہے ہوتے ہیں۔ ان کی مدد سے سرجنز جسم کے بہت نازک اور حساس حصوں کی سرجری بھی کر سکتے ہیں۔ جو ویسے انسانی ہاتھوں کے ساتھ ممکن نہیں۔

روبوٹ کو بالکل ایک انسانی جسم کی شکل میں ڈیزائن کیا جاتا ہے جس میں اس کی ہڈیاں، مسلز اور جوائنٹس تک بنائے جاتے ہیں جو اس کے حرکت کرنے میں معاون ہوتے ہیں۔ روبوٹس کو کنٹرول کرنے کا عمل بہت سے مراحل اور پہلوؤں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ان مراحل کو پاتھ پلاننگ، پیٹرن ریکگ نیشن اور آبسٹیکل ایوائی ڈینس کہا جاتا ہے اور یہ امید کی جارہی ہے کہ ۲۰۴۰ء تک روبوٹ انسانی ذہن کی سطح تک پہنچ جائے گا۔

روبوٹس کے سلسلے میں فکشن تخلیق کرنے والے مشہور رائٹر آئزک ایزی موو نے روبوٹس کے کاموں کے سلسلے میں تین قوانین بنائے ہیں۔

۱-کوئی بھی روبوٹ ایسا کام نہیں کر سکتا جس سے کہ انسان کے زخمی ہونے کا خطرہ ہو۔

۲-کوئی بھی روبوٹ انسانی احکامات کے تابع ہوتا ہے اور اسے ان پر عمل کرنا ہوگا سوائے ان احکامات کے جو پہلے قانون سے متصادم ہوں۔

۳-کوئی بھی روبوٹ اپنی Existance کی حفاظت کر سکتا ہے سوائے اس کے جو پہلے اور دوسرے قانون سے متصادم ہو۔

Nanorobotics Technology کے ذریعے بھی مشینی روبوٹس تخلیق کئے گئے ہیں۔ اس ٹیکنالوجی یعنی Nanorobotics Technology کو بھی سب سے پہلے میڈیکل کی فیلڈ میں کامیابی کے ساتھ استعمال کیا گیا۔ جہاں خون، پیشاب کے نمونوں کے ٹیسٹوں میں بیماری کی تشخیص کے لئے اسے استعمال کیا گیا۔ حتی کہ کسی ٹیومر میں کیموتھراپی کے ذریعے براہ راست دوائیں استعمال کرانے کے عمل میں بھی اس ٹیکنالوجی کی مدد لی گئی۔ اس کے علاوہ روبوٹس کی دنیا میں ایک فیلڈ ایسی ہے جسے ہم Tele Robotics کی فیلڈ کہہ سکتے ہیں۔ یہ ایسے روبوٹ ہیں جنہیں وائرلیس کنکشن اور انٹرنیٹ کے ذریعے فاصلے سے کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ یہ دراصل Tele Operation اور Tele Presence کا کمبینیشن ہے۔ اس میں آپریٹر خاصے فاصلے سے بھی اسے آپریٹ کر سکتا ہے۔ اس Micromanipulator Technology کو کوئی بھی سرجن آپریشن کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ حال ہی میں ایک روبوٹ کیمرہ بھی ایجاد ہو چکا ہے۔ حتی کہ کمپیوٹر کی فیلڈ میں ہونے والی حالیہ بہت سی پیش رفت اسی ٹیکنالوجی کی مرہون منت ہے۔

روبوٹس کے بارے میں کوئی بھی کہانی اس وقت تک نامکمل رہتی ہے جب تک ہم اس میں Nasa Space Telerobotics Program کا ذکر نہ کریں۔ جیسے کہ Telerobotics Technology کے ذریعے ڈویلپ اور ڈیزائن کیا گیا ہے۔ اس پروگرام کو بہت وسیع معنوں میں لیا جا سکتا ہے۔ اس میں بنیادی سائنسی تحقیق بھی شامل ہے اور اسے مخصوص خلائی مسائل کو حل کرنے میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ آجکل روبوٹس بنانے اور ڈیزائن کرنے کے سلسلے میں جو تحقیق ہورہی ہے اس کے پیش نظر ہم روبوٹس کی ترقی کو آئندہ سالوں میں مرحلہ وار اس طرح سے دیکھ سکتے ہیں۔

سال ۲۰۱۰ء تک ان کی ذہنی سطح ایک چھپکلی کی ذہنی سطح تک پہنچ جائے گی اور پروسیسنگ پاور MIPS 3000 تک پہنچ جائے گی اور روبوٹس اپنی بنیادی Navigation کی مہارت کے ساتھ فیکٹریوں میں کام کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

۲۰۲۰ء تک روبوٹس کی ذہنی سطح ایک چوہے کی ذہنی سطح تک پہنچ جائے گی اور پروسیسنگ پاور MIPS 100000 تک پہنچ جائے گی۔ روبوٹس کام تو پہلے کی طرح کریں گے لیکن زیادہ کامیابی، مہارت اور پائیداری کے ساتھ۔

۲۰۳۰ء تک پروسیسنگ پاور کی طاقت MIPS 3,000,000 تک پہنچ جائے گی اور ان کی ذہانت ایک بندر کے ذہن جتنی ہو جائے گی۔ یہ ''منکی روبوٹس'' اپنے مقاصد کے ساتھ زیادہ ذہنی مطابقت رکھ سکیں گے۔ مثال کے طور پر ایک روبوٹ یہ ''جانتا'' ہوگا کہ ایک انڈے کو کس طرح احتیاط سے اٹھانا ہے اور روبوٹس ملازموں کے طور پر اپنے مالکوں کے موڈ کو ''سمجھنے اور پڑھنے'' کی صلاحیت بھی رکھ سکیں گے۔

اور سال ۲۰۴۰ء تک پروسیسنگ پاور MIPS 100,000,000 تک پہنچ جائے گی۔ یعنی روبوٹس کی ذہنی سطح ایک انسان کی ذہنی سطح کے برابر ہو جائے گی۔ یعنی سال ۲۰۴۰ء کو سائنسدان روبوٹس کی دنیا میں انقلابی ترقی کا سال قرار دے رہے ہیں۔ اس وقت تک روبوٹس بولنے اور بول چال کو سمجھنے کے قابل ہو جائیں گے۔ تخلیقی چیزوں کے بارے میں سوچ سکیں گے اور اپنے کسی بھی عمل کے نتیجہ سے آگاہ ہوں گے اور یہ عام لوگوں کے لیول پر آجائیں گے۔

روبوٹس کے سلسلے میں ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ روبوٹس کے درمیان بھی کھیلوں کے مقابلے ہورہے ہیں۔ ان کی باقاعدہ ٹیم بنائی جاتی ہے اور Soccer کا مقابلہ کروایا جاتا ہے جسے ''روبوکپ'' کا نام دیا گیا ہے۔ یہ مقابلہ ہر سال منعقد ہوتا ہے اور اس کو ایک انٹرنیشنل ایونٹ کا نام دیا گیا ہے۔ اس میں ۳۵ ممالک سے تعلق رکھنے والی ۱۰۰ ٹیمیں حصہ لیتی ہیں۔ آج کل ۹۰ فیصد روبوٹس میں سے آدھے تو فیکٹریوں میں کام کررہے ہیں اور باقی آٹوموبائلز بنانے میں مصروف عمل ہیں۔ کاریں بنانے کی فیکٹریوں میں تو زیادہ تر انسانی ملازم یا ورکرز کو روبوٹس کو کنٹرول اور سپروائز کرنے کے کام پر رکھا جاتا ہے۔ روبوٹس کے ذریعے کار کی باڈی کے مختلف حصے بنائے اور جوڑے جاتے ہیں۔ کاروں کو پینٹ کیا جاتا ہے۔ فیکٹری میں روبوٹس پیکنگ کا کام بھی کرتے ہیں۔ جسے کمپیوٹر ویژن سسٹم کے ذریعے کنٹرول کیا جاتا ہے۔

آجکل کمپیوٹر انڈسٹری میں بھی روبوٹس بہت سے کام کررہے ہیں۔ Pick and Place روبوٹس الیکٹریکل انڈسٹری میں ہر جگہ کام کررہے ہیں۔ ریڈیو سے لے کر مائیکروویو تک یعنی ہر جگہ ہر سطح پر یہ کام کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ روبوٹس دوائیاں بنانے کی فیکٹریوں میں، ٹیکسٹائل ملز میں اور بہت سی فوڈز بنانے والی کمپنیوں میں کام کررہے ہیں۔ ان تمام جگہوں پر یہ اشیاء کو بنانے اور پیک کرنے یعنی دونوں طرح سے مصروف عمل ہیں۔ بہت سی ایسی جگہیں جہاں فضائی اور ماحولیاتی آلودگی

کی وجہ سے انسانوں کا کام کرنا خطرناک اور ناممکن ہو جاتا ہے یعنی "Hot Zones" میں بھی روبوٹس کی مدد سے ہی کام لیا جاتا ہے۔ روبو III ایک Spider کی طرح کا روبوٹ ہوتا ہے۔ یہ ایسی جگہوں پر جا کر کام کرتا ہے جہاں ریڈی ایشن کی وجہ سے کوئی بھی انسان نہیں رہ سکتا۔ اس روبوٹ کو اس کام کے لئے خصوصی طور پر ڈیزائن کیا گیا ہے۔ اس کی ضرورت ۱۹۸۶ء میں ایک حادثے کے بعد محسوس کی گئی۔ یہ اپنی آٹھ ٹانگوں کی مدد سے رکاوٹوں کو بھی عبور کر سکتا ہے۔ دیوار پر بھی چڑھ سکتا ہے اور ۲۲۰ پاؤنڈ تک وزن اٹھا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ روبوٹس خاص طور پر اس طرح ڈیزائن کئے گئے ہیں کہ وہ بہت سی تنگ جگہوں پر جا کر کام کر سکیں۔ جہاں انسان نہیں جا سکتے۔ مثلاً بہت سے تنگ پائپ اور مشینوں کی ایسی جگہیں جہاں وائرنگ وغیرہ کرنا پڑتی ہے۔ یہ روبوٹس ویڈیو کیمروں اور مختلف قسم کے اوزاروں سے لیس ہوتے ہیں۔ یہ نہ صرف چیزوں کی مرمت کا کام کرتے ہیں بلکہ ان کی روٹین انسپکشن اور ان کی دیکھ بھال بھی کر سکتے ہیں۔ روبوٹس کے سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ آئندہ ایک دو عشروں کے دوران روبوٹس تقریباً ہر گھر میں کام کرتے ہوئے پائے جائیں گے۔ ابھی حال ہی میں ایک نمائشی روبوٹ متعارف کروایا گیا ہے۔ اس روبوٹ میں ایسا "دماغ" اور "آنکھیں" ہیں جن کی مدد سے یہ کونوں کھدروں کی صفائی بھی بہت بہتر انداز میں کر سکے گا۔ اس طرح "لان موور" کے طور پر کام کرنے کے لئے بھی روبوٹ بنالیا گیا ہے۔ دیکھنے میں اور چلنے پھرنے میں سادہ سے دکھائی دینے والے روبوٹ کے بنانے کا عمل، تاکہ یہ اپنے پاؤں پر چل سکے، سادہ اور آسان کام نہیں۔ ہونڈا کے انجینئرز نے P2 اور P3 کے ناموں سے دو Humanad Robots بنائے ہیں۔ اس میں P3 کے ذریعے ایسے کام لئے جا سکتے ہیں جو کہ اس سے پہلے ممکن نہیں تھے۔ ہونڈا کا یہ پراجیکٹ یونیورسل روبوٹس کے سلسلے میں پہلا قدم کہا جا سکتا ہے۔ پانی کے نیچے کام کرنے والے روبوٹس بھی ایجاد ہو چکے ہیں۔ روبوٹس میں ایسی حسیات بھی پیدا کی گئی ہیں جن سے وہ اپنے اردگرد کے ماحول کو بہتر انداز میں سمجھ سکتے ہیں۔

یہ ایک الیکٹرک سگنل کے ذریعے ہوتا ہے اور بہت سے روبوٹس اس سلسلے میں انسانی حسوں (حواس خمسہ) کو بھی پیچھے چھوڑ گئے ہیں اور بہت سی ایسی چیزوں کو محسوس کر لیتے ہیں جو انسان محسوس نہیں کر سکتے مثلاً الٹراسونک ساؤنڈ ویوز وغیرہ۔ روبوٹس اپنی ان حسوں کی بدولت بہت سی گیسوں کو Deteet کر سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ ایسی گیسوں کو بھی جن کی بو انسان محسوس نہیں کر سکتا۔ ان Smelling Robots کا سب سے زیادہ فائدہ یہ ہے کہ انہیں ایئرپورٹس پر سامان کی چیکنگ کے عمل کے دوران استعمال کیا جا سکتا ہے اور ان کی مدد لی جا سکتی ہے۔ روبوٹس کے بہت سے ماہرین جن میں روبوٹ سائنسدان ہینس موراوک بھی شامل ہیں ان کا کہنا ہے کہ آئندہ عشرے میں روبوٹ کی ذہانت میں خاطر خواہ اضافے کا امکان ہے۔ اس خوش امیدی کے پیچھے دراصل ایک اصول کارفرما ہے جسے Moore's Law کہا جاتا ہے۔ اس اصول کے مطابق آئندہ آنے والے برسوں میں ٹیکنالوجی میں مزید پیش رفت ہوگی اور آئندہ برسوں میں مائیکروچپ کی طاقت موجودہ سے دگنی ہو جائے گی اور یہ رجحان مزید بڑھتا جائے گا۔ یہ اپنی طاقت کے حساب سے تو بڑھتی جائے گی لیکن قیمت میں سستی ہو گی۔ اس وجہ سے روبوٹس بھی وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مزید اسمارٹ ہوتے جائیں گے۔ یہ انقلاب درحقیقت کمپیوٹر پاور میں اضافے کی بدولت ممکن ہوگا۔ موروک کمپیوٹر کی ذہانت کا جانوروں کی ذہانت کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک عام گھریلو کمپیوٹر 1000 MIPS کی طاقت رکھتا ہے جو کہ ایک کیڑے یعنی Insect کی طاقت کے برابر ہے اور موروک کی پیشگوئی کے مطابق ۲۰۴۰ء تک روبوٹس انسانی ذہن کی طاقت یعنی 100,000,000 MIPS تک پہنچ جائیں گے۔

Androids نام کے نئے روبوٹس ایجاد کئے گئے ہیں۔ یہ ایک حیرت انگیز ایجاد ہے۔ Androids دراصل قدیم یونانی لفظ ہے جسے انسانی یا مرد کے معنوں میں لیا جا سکتا ہے۔ یہ بات بہت دلچسپ ہے کہ اکیسویں صدی میں اینڈرائنڈ روبوٹس بنانے کا بزنس بہت عروج پر ہوگا۔ اور اکیسویں صدی کے وسط تک اینڈ رائنڈ روبوٹس بنانے کی انڈسٹری اپنے سائز اور اہمیت کے لحاظ سے آٹو موبائلز کی انڈسٹری کا مقابلہ کرے گی اور ابھی بھی بہت سی یونیورسٹیاں اور کارپوریشنز کامیاب Androids بنانے میں مصروف عمل ہیں اور جلد ہی یہ اینڈ رائنڈ روبوٹس عام آدمی کی قوت خرید میں ہوں گے اور اگر ہم ان روبوٹس کے فائدوں کی بات کریں تو وہ لامحدود ہیں۔ ان کے بارے میں یہ بات وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ یہ ہمیں ہماری روزمرہ زندگی کے بہت سے کاموں اور ذمہ داریوں سے چھٹکارا دلادیں گے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ بہت سے لوگوں کے ذہنوں میں یہ خوف ہے کہ جب انسانوں جیسے یہ روبوٹس عام زندگی میں آ گئے تو پھر "انسان" کیا کریں گے؟ بے روزگاری کا عالم کیا ہوگا؟ لیکن اس سلسلے میں یہ بات بہت دلچسپ ہے کہ اس اینڈ رائنڈ انڈسٹری کی وجہ سے جتنی جابز ختم ہوں گی یہ انڈسٹری ان سے کہیں زیادہ جابز مہیا کرے گی بالکل کمپیوٹر انڈسٹری کی طرح۔ ان روبوٹس کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ یہ خود کو خود ہی بنائیں گے یا تیار کریں گے اور اس طرح لیبر کاسٹ کم ہونے کی وجہ سے ان کی قیمت بھی کم ہوگی۔ صرف یہی نہیں کہ یہ خود کو خود ہی بنائیں گے بلکہ آپ کو اپنے کسی بھی غلط استعمال سے آگاہ کریں گے۔ یہ androids ایک دوسرے کو خود ہی ٹھیک بھی کر لیں گے بالکل اسی طرح جیسے انسان خود کو "ٹھیک" کروانے کے لئے ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے۔

یہ اپنے ڈاکٹر خود ہی ہوں گے۔ شروع میں اس روبوٹ کی قیمت ایک کار کی قیمت کے برابر ہوگی۔ دنیا کی آٹو موبائلز کی انڈسٹری کا تخمینہ ایک ٹریلین ڈالر سالانہ ہے اور آئندہ سالوں میں اینڈ رائنڈ انڈسٹری بھی اتنا ہی بزنس کرے گی۔

ان روبوٹس کے بارے میں انسانی ذہنوں میں کچھ خوف اور اندیشے بھی پائے جاتے ہیں کہ یہ انسانوں کے لئے خطرناک ہوں گے یا انسانوں کی جگہ لے لیں گے۔ اس خوف کے پیچھے دراصل ہالی وڈ کی سائنس فکشن فلموں کا عمل دخل ہے۔ بلکہ وہ اسی خوف کو مدنظر رکھ کر بنائی گئی ہیں۔ جن میں کہ Terminator Series بہت مشہور ہے لیکن یہ سب اس اصل زندگی سے دور ہے۔

ان روبوٹس یعنی (اینڈ رائنڈ) کا سب سے اہم کام اور خصوصیت یہ ہوگی کہ یہ مسلسل ۲۴ گھنٹے سیکیورٹی گارڈ کے فرائض بخوبی ادا کر سکے گا۔ کوئی انسان مسلسل ۲۴ گھنٹے جاگ کر آپ کے گھر اور دفتر کی سیکیورٹی کے فرائض انجام نہیں دے سکتا لیکن یہ روبوٹس ایسا ہی کریں گے بلکہ یہ کسی بھی ہنگامی حالت کی صورت میں پولیس یا فائر بریگیڈ کو اطلاع کرنے کے قابل بھی ہوں اور نہ صرف متعلقہ محکمے میں فون کر سکیں گے بلکہ انہیں بالکل صحیح مسئلے سے آگاہ بھی کریں گے۔ یہ نہ صرف آپ کے ساتھ بالکل صحیح گفتگو کر سکیں گے بلکہ یہ اپنی پچھلی گفتگو کو یاد رکھنے کے قابل بھی ہوں گے یہ انسانی شباہت رکھنے والے روبوٹس مکینیکل روبوٹس کی نسبت زیادہ بہتر انداز میں کام کر سکیں گے۔ یہ آپ کے گھر میں صفائی ستھرائی، کپڑے دھونے، برتن دھونے، جھاڑ پونچھ کرنے سے لے کر آپ کی بوریت اور تنہائی دور کرنے کے لئے آپ کے ساتھ گفتگو کرنے کے قابل بھی ہوں گے۔ یہ آپ کے بچوں کا ہوم ورک بھی کر دیا کریں گے اور بہت سے والدین کے لئے ان روبوٹس کی یہ ایک منفی "خصوصیت" ہوگی۔

ان روبوٹس کی لاگت تقریباً ایک کار جتنی ہوگی اور ہونڈا موٹر کمپنی اس سلسلے میں کام کا آغاز کر چکی ہے۔ لیکن ہونڈا موٹر کمپنی کے مطابق وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کی لاگت میں کمی آتی جائے گی اور چونکہ روبوٹس انسانوں جیسے دکھائی دیں گے اس لئے بہت سے لوگ اپنے سے وابستہ عزیز تر لوگوں کو ان روبوٹس کی شکل میں ڈیزائن کروایا کریں گے جن میں کہ ان انسانوں کی شباہت ہوگی یا اپنے ان عزیزوں اور دوستوں کی شکلوں میں ڈیزائن کروایا کریں گے جو ان سے ہمیشہ کے لئے بچھڑ گئے ہوں گے۔ بہت سی مشہور شخصیات کی شکلوں اور ناموں والے روبوٹس بھی تیار کئے جائیں گے۔ Android Science روبوٹ سائنس میں ایک نئی اور اہم پیش رفت ہے۔

میساچوسٹس انسٹیٹیوٹ میں اس سلسلے میں جو تحقیق کی جا رہی ہے۔ اس کی بنیاد دراصل یہ نظریہ ہے کہ انسانوں میں بھی ذہانت میں اضافے کا باعث دوسرے انسانوں کے ساتھ رابطہ ہی ہوتا ہے۔ ان اینڈ رائنڈ روبوٹس کو چونکہ سانس لینے کی ضرورت بھی نہیں اور ان پر موسم کی سختی کا بھی اثر نہیں ہوتا لہٰذا Space Ship کے بنانے میں انہیں بہت کامیاب کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے اور انہیں بہت سے سیاروں پر وہاں سے بہت سی چیزوں کے نمونے حاصل کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

آجکل روبوٹس بہت سی صنعتوں پر حکومت کر رہے ہیں۔ جنرل موٹرز نے ہی 16000 روبوٹس مختلف کاموں کے لئے رکھے ہوئے ہیں۔ یہ گاڑیوں کو پینٹ کرتے، ویلڈ کرتے اور ان کی Assembling کا کام کرتے ہیں۔ انڈسٹریل روبوٹس کو استعمال کرنے میں اس وقت دنیا میں جاپان کا نام سرفہرست ہے۔

دنیا میں اس وقت جتنے صنعتی روبوٹس استعمال ہو رہے ہیں ان میں سے آدھے جاپان میں مصروف عمل ہیں۔ صنعتی روبوٹس بنانے کے کام کا آغاز 1970 کی دہائی میں جاپان میں ہوا تھا۔ 1973 میں KUKA Robotics نے پہلا صنعتی روبوٹ بنایا اور 1973 ہی میں ہونڈا موٹر کمپنی نے HRB600 کے نام سے اپنا پہلا روبوٹ بنایا اور جاپانیوں نے اس سلسلے میں امریکیوں کی اجارہ داری ختم کی بلکہ دنیا کی صرف چند ایک کمپنیاں ہی اس سلسلے میں جاپان کا مقابلہ کر سکیں۔

جاپانیوں نے اس سلسلے میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اس اصول کو مدنظر رکھا کہ روبوٹ کو بنانے کے سلسلے میں ہی اتنا خرچہ نہ آ جائے کہ وہ اس پراجیکٹ کے اصل تخمینے سے بڑھ جائے جس کے لئے وہ روبوٹ بنایا جا رہا ہے۔

لیکن پھر بھی یہ سوال بہت سے ذہنوں میں آ جائے گا کہ انسانوں کے آپس کے رابطے کے ساتھ ذہانت میں اضافہ ہوتا ہے اس نظریہ کے تحت ڈیزائن کردہ یہ روبوٹ جب عام انسانوں کی پہنچ میں آ گئے تو پھر عام انسانوں کے آپس میں رابطے کی کیا کوئی صورت باقی رہ جائے گی؟

(بحوالہ روزنامہ الفضل ۳۰ مئی ۲۰۰۷ء)

الیس اللہ بکاف عبدہ
نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکاف عبدہ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی کی خوشی میں
مجلس خدام الاحمدیہ ومجلس انصار اللہ بھارت کے زیراہتمام
فری آئی کیمپ کا کامیاب انعقاد

صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کی خوشی میں مورخہ ۱۴رفروری ۲۰۰۸ءکو مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس انصار اللہ بھارت کی جانب سے تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے صحن میں مشترکہ طور پر مفت آئی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ تین دن پہلے سے ہی قادیان کے مضافات میں اس کیمپ کی تشہیر کی گئی۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں گردونواح سے کثیر تعداد میں دیہاتی علاقوں کے مریضان شامل ہوئے۔ جن کی تعداد تقریباً 200 تھی اس کی افتتاحی تقریب صبح ۱۱ بجے زیر صدارت مکرم ومحترم محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان منعقد ہوئی۔ سب سے پہلے محترم مہمانِ خصوصی محترم اندریش بھٹی صاحب اے ڈی سی صاحب ضلع گورداسپور کی آمد پر تمام مہتممین خدام الاحمدیہ بھارت و قائدین کرام مجلس انصار اللہ بھارت نے ان کا استقبال کیا۔ اسٹیج پر محترم ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان اور مہمان خصوصی مکرم اندریش بھٹی کے علاوہ مولوی محمد اسماعیل طاہر صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ، مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت، مولوی محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ بھارت، ڈاکٹر بشیر احمد صاحب درویش اور جناب حکیم سرون سنگھ سابق صدر بلدیہ بھی موجود تھے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جو جامعۃ المبشرین کے ایک طالب علم نے کی۔ ترجمہ مکرم مجاہد احمد صاحب شاستری استاذ جامعہ احمدیہ نے بزبان پنجابی پیش کیا۔ نظم مکرم مرشد احمد ڈار صاحب نے پیش کی۔ اس کے بعد مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے بزبان پنجابی اس آئی کیمپ کے مقاصد بیان کئے۔ آپ نے فرمایا قرآن شریف میں خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے تم کو پیدا ہی اس واسطے کیا کہ تم بغیر نسل اور رنگ مذہب وملت کے فرق کے انسانیت کی خدمت کرو۔ چاہے وہ پڑوسی ہو قریبی ہو یا دوسرا ہو۔ اسلام صرف انسان کی خدمت کی ہی نہیں بلکہ حیوانوں کی خدمت کی بھی تعلیم دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اس زمانے کے اوتار ہیں آپ نے اپنے آنے کے دو ہی مقصد بیان فرمائے پہلا یہ کہ تمام انسانوں کی گردنوں کو اس کے پیدا کرنے والے کے سامنے جھکا دوں اور دوسرے یہ کہ انسان کو انسان کا ہمدرد بنادوں۔ اور اس مقصد کو لیکر جماعت احمدیہ پوری دنیا میں ۱۱۸ سالوں سے چل رہی ہے اور انسانیت کی پوری دنیا میں خدمت کر رہی ہے۔ اس کے بعد آپ نے خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد آپ نے وہ پروگرام بتائے جو آئندہ صدسالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے تحت انسانیت کی خدمت کے لئے مرتب کئے گئے ہیں اور بتایا ایسے پروگرام نہ صرف قادیان، بھارت بلکہ پوری دنیا میں انسانیت کی خدمت کے لئے بنائے جارہے ہیں۔ اس کے بعد مولوی محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ بھارت نے مختصر خطاب کیا۔ آپ نے انتظامیہ کو اس طرح کے پروگرام منعقد کرنے پر مبارکباد پیش کی۔ اس کے بعد مہمان خصوصی نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور آپ نے خدمت انسانیت کے لئے چلائی گئی احمدیہ جماعت کی اس مہم پر انتظامیہ کو مبارک پیش کی۔ اور اسلامی تعلیم کو سراہا جو خدمت انسانیت کے متعلق ہیں۔ آخر میں مکرم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے سب انتظامیہ، ڈاکٹر صاحبان اور مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی اہمیت بیان کی کہ ہمارے سارے کام دعا سے شروع ہوتے اور دعا پر ہی ختم ہوتے ہیں کیونکہ تمام کاموں کو انجام تک پہنچانا خداتعالیٰ کے ہی ہاتھ میں ہے اس کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کروائی۔ اور یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

معائنہ: اس فری میڈیکل آئی کیمپ کے ذریعہ امراض چشم کے ماہر ڈاکٹر صاحبان کی ایک ٹیم نے تقریباً 600 مریضان کا معائنہ کیا اور ان کی تشخیص کر کے ان کو دوائیاں فراہم کی گئیں۔ تقریباً ۲۵ مرد وزن کی آپریشن کی تشخیص کی گئی۔ جن کو مفت علاج معالجہ کی سہولت فراہم کی گئی۔ مضافات سے آئے ہوئے احباب وخواتین اور مریضان کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

اس کیمپ کی افتتاحی تقریب میں جملہ عہدے داران کے علاوہ جامعہ احمدیہ، جامعۃ المبشرین، تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان کے طلباء شامل ہوئے۔ احباب جماعت نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ اس کیمپ کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے اور خدمت انسانیت کے جزبہ کے تحت ہمیشہ مخلوق خدا کی بھلائی کے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (ادارہ بدر قادیان)

ضلع دھولپور وبھرتپور (راجستھان) میں تقریب آمین

مورخہ ۱۱رنومبر ۲۰۰۷ءکو مجلس انصار اللہ دھولپور کے اجتماع کے موقعہ پر تقریب آمین منعقد کی گئی۔ ضلع دھولپور کی ۱۱ جماعتوں سے ۴۵ بچے شامل ہوئے۔ اس میں ۱۵ لڑکے اور ۳۰ لڑکیاں تھیں۔ مختصر سا اجلاس ہوا۔ جس کی صدارت مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مکرم مولوی محمد اسماعیل طاہر صاحب نے کی اور بچوں سے مکرم مولوی عبدالوکیل نیاز نائب ناظر وقف جدید بیرون ومکرم جناب سفیر احمد صاحب شمیم نائب ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے قرآن مجید سنا۔ صدر اجلاس نے دعا کروائی اور تمام بچوں کو انعام تقسیم کیا۔

مورخہ ۱۲رنومبر ۲۰۰۷ءکو بھرتپور کی ۱۲ جماعتوں کے ۵۱ بچوں کی تقریب آمین ہوئی۔ جو احمدیہ مسجد سنسنی میں منعقد ہوئی۔ پروگرام کی صدارت مکرم مولوی عبدالوکیل نیاز صاحب نائب ناظم وقف جدید بیرون نے کی۔ بچوں سے تلاوت محترم صدر اجلاس ومکرم سفیر احمد صاحب شمیم، مکرم حبیب احمد خادم صاحب نے سنی۔ صدر اجلاس نے قرآن مجید کی اہمیت وفضائل کے بارے تقریر کی۔ مکرم سفیر احمد صاحب شمیم کی تقریر کے بعد دعا کے ساتھ اجلاس اختتام کو پہنچا۔ (ٹی عبدالناصر مبلغ سلسلہ)

محبوب نگر وجڑچرلہ (آندھرا) کے ہسپتال میں پھلوں کی تقسیم

مجلس خدام الاحمدیہ ومجلس انصار اللہ جڑچرلہ نے مشترکہ طور پر مورخہ ۱۰رجنوری ۲۰۰۸ءکو حیدرآباد سے پھل منگوائے اور خدام نے مسجد احمدیہ میں خدام نے تقریباً ۳۰۰ پیکٹ تیار کئے۔ صبح ۹ بجے خاکسار کی نگرانی میں ایک وفد پھل کے ساتھ سرکاری ہسپتال محبوب نگر پہنچا۔ جہاں پر سینئر ڈاکٹر صاحبان نے جماعتی وفد کا استقبال کیا۔ ہسپتال میں تقریباً ۲۲۵ مریضوں میں پھل تقسیم کئے اور پھر تمام مریضوں کی شفاء کے لئے خاکسار نے دعا کرائی۔ اس موقعہ پر معزز سیاسی لیڈر مکرم راجیشر ریڈی صاحب سینئر لیڈر ضلع بی جے پی پارٹی شامل تھے۔ تمام معززین نے جماعت کی اس خدمت کو خوب سراہا۔ معززین کو مکرم عبدالمناف صاحب بنگالی معلم سلسلہ جڑچرلہ نے جماعت کا مختصر تعارف کروایا اور خاکسار نے لٹریچر پیش کیا۔ پھر یہ وفد Physically Handicapped Boys Hostel پہنچا اور معذور بچوں میں پھل تقسیم کئے اور ان کی خوشحالی کیلئے اجتماعی دعا کرائی۔ شام ساڑھے چھ بجے یہ وفد سرکاری ہسپتال جڑچرلہ اور Old Aged Women Home جڑچرلہ پہنچ کر مریضوں اور ضعیف العمر مستورات میں پھل تقسیم کئے اور تمام مریضوں کی شفاء کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ اس موقعہ پر ہسپتال کے انچارج نے کہا کہ "دیکھو! یہ لوگ اللہ والے لوگ ہیں اور تمہاری شفاء کے لئے اپنے خدا سے دعائیں کر رہے ہیں۔ اس موقعہ پر مکرم نتیا نندم صاحب M.P.P بھی شامل تھے۔ جنہوں نے اس جماعتی خدمت کو خوب سراہا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سنت نبویؐ پر عمل کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ بنی نوع انسان کی ہمدردی وخدمات کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اندورہ میں انصار اللہ کی مساعی

مجلس انصار اللہ اندورہ نے ماہ دسمبر میں ایک وقار عمل کر کے ایک راستے اور پانی کی نالی کو صاف کیا۔ دو مریضوں کو نقدی امداد دی۔ اتھرناک مشن ہسپتال میں جاکر دس مریضوں کی عیادت کی گئی۔ تمام مریض غیر از جماعت پر بہت اچھا اثر پڑا۔ تمام مریضوں کے لواحقین نے شکریہ ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس مساعی کو قبول فرمائے اور زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت بجالانے کا موقع عطا فرمائے۔ (زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ اندورہ کشمیر)

مختلف جماعت میں تربیتی جلسے

جڑچرلہ (آندھرا): مورخہ ۲۷رجنوری ۲۰۰۸ءکو بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت محترم سید افتخار حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ جڑچرلہ ایک تربیتی جلسہ مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ کے زیراہتمام منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ مکرم محمد احمد خان صاحب نے کی اور نظم مکرم سعادت احمد صاحب نے سنائی۔ بعدۂ عزیز تنویر احمد فلاح، مکرم سعادت احمد صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ آخر میں مکرم مولوی عبدالمناف صاحب بنگالی خادم سلسلہ جڑچرلہ نے تربیت کے مختلف پہلوؤں کو بیان کرتے ہوئے کی۔ مکرم صدر اجلاس نے دعا کروائی اور جلسہ برخاست ہوا۔ (محمد ذاکر احمد قائد مجلس جڑچرلہ)

سرکل ایسٹ گوداوری: جماعت احمدیہ ویشاکھاپٹنم شہر میں (سرکل ایسٹ گوداوری میں مورخہ ۱۱رنومبر ۲۰۰۷ءکو بعد نماز ظہر مشن ہاؤز کے سامنے گراؤنڈ میں شامیانہ لگا کر زیر صدارت مکرم شاہ الحمید صاحب تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں احباب جماعت کے علاوہ نومبائعین اور زیر تبلیغ مرد وزن بھی شامل ہوئے۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم شیخ غالب صاحب نے مہمانان کرام کا تعارف کروایا اس کے بعد مکرم عبدالسلام صاحب نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کی غرض وغایت، مکرم پی اے سلیم صاحب سرکل انچارج ویسٹ گوداوری نے انسانی پیدائش کی غرض وغایت، مکرم کے ریاض صاحب ایریا سرکل انچارج صاحب املاپورم نے جماعتی تعارف کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم شیخ غالب صاحب معلم نے مہمانان کرام کا شکریہ ادا کیا۔ صدر صاحب نے دعا کروائی اور اجلاس برخاست ہوا بعد جلسہ طعام کا انتظام کیا گیا۔ (محمد فہیم الدین مبلغ سلسلہ ویشاکھاپٹنم)

سورب (کرناٹک): نظارت دعوۃ الی اللہ کے نمائندے مکرم مبشر احمد عامل صاحب کی کرناٹک آمد پر مورخہ ۲۹رجنوری کو بعد نماز مغرب وعشاء جماعت احمدیہ سورب کرناٹک نے ایک تربیتی اجلاس [illegible] کیا۔ اس اجلاس میں جماعت کے تمام انصار، خدام، اطفال، لجنہ وناصرات نے شرکت کی۔ اجلاس مکرم [illegible] احمد صدر جماعت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم طیب احمد خان مبلغ سلسلہ نے کی نظم عزیزم [illegible] احمد نے سنائی۔ اس کے بعد مکرم مبشر احمد صاحب عامل نے جماعت کے تمام افراد کو بعض تربیتی امور پر متوجہ کیا [illegible] دعا کرائی جس کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ (طیب احمد خان مبلغ سلسلہ سورب کرناٹک)

فہرست نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۴رفروری ۲۰۰۸ء کو قبل از نماز ظہر بمقام مسجد فضل لندن درجہ ذیل تفصیل سے نماز جنازہ پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر: مکرم محمد نصر اللہ صاحب آف فیصل آباد ۳۰ جنوری کو ۷۹ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ حضرت حکیم مولوی عبداللہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے، مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب (وکیل اعلیٰ ربوہ) کے ہم زلف اور مکرم وقار احمد خان صاحب (امیر ضلع سرگودھا) کے پھوپھا تھے۔ فیصل آباد میں لمبا عرصہ مختلف حیثیتوں میں جماعتی خدمات سرانجام دینے کی توفیق پائی۔ گزشتہ ڈیڑھ سال سے آپ اپنے بیٹے کے پاس یوکے میں رہائش پذیر تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب: ۱-مکرم چوہدری نور احمد صاحب سابق امیر مقامی و ضلع میر پور خاص سندھ ۸ردسمبر ۲۰۰۷ء کو ۷۴ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے مختلف حیثیتوں میں بے لوث جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ وفات کے وقت بطور سیکرٹری جائیداد میر پور خاص خدمت بجالا رہے تھے۔ بڑے خوش مزاج اور نیک شہرت کے حامل مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں ۲ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

۲-مکرم سید محمود احمد صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ برازیل یکم نومبر ۲۰۰۷ء کو لمبی بیماری کے بعد وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو برازیل میں باقاعدہ طور پر جماعت کو قائم کرنے اور اس کی رجسٹریشن کروانے کا اعزاز حاصل ہے۔ آغاز میں چونکہ جماعت کے پاس اپنی کوئی جگہ نہیں تھی اس لئے آپ نے اپنے گھر پر ہی جماعت رجسٹرڈ کروائی۔ مبلغ سلسلہ کی رہائش بھی لمبا عرصہ ان کے گھر پر ہی رہی۔ اللہ کے فضل سے آپ مخلص، نیک، ہمدرد اور بہت سی خوبیوں کی مالک تھے۔ اپنی وفات تک مختلف حیثیتوں میں بے لوث جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔

۳-مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب آف بیڈن روڈ لاہور لمبی اور تکلیف دہ بیماری کے بعد ۲۷ردسمبر ۲۰۰۷ء کو ۸۰ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت چوہدری امین اللہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ لمبا عرصہ اپنے حلقہ میں سیکرٹری مال رہے۔ پنجوقتہ نماز کے پابند اور تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔ دعا گو، پرہیزگار، متقی، مہمان نواز اور خاموش طبع انسان تھے۔ بیماری کا عرصہ نہایت صبر اور ہمت سے گزارا۔ آپ موصی تھے، بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ۳ بیٹیاں اور ۲ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

۴-مکرم انعام اللہ قریشی صاحب آف پیپلز کالونی فیصل آباد یکم جنوری ۲۰۰۸ء کو ایک حادثے میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے اپنے حلقہ کے صدر اور اصلاحی کمیٹی کے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ وفات کے وقت فیصل آباد جماعت میں قاضی کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے تھے۔ مرحوم بہت منکسر المزاج اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے نیک انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات کو بلند تر فرمائے اور لواحقین کا ان کے بعد خود نگہبان ہو۔ آمین

دعائے مغفرت

افسوس! کہ خاکسار کے والد محترم جمال دین صاحب ابن مکرم کرم دین صاحب جماعت احمدیہ ارتال راجوری مورخہ ۳۰رجنوری ۲۰۰۸ء بعد دوپہر اڑھائی بجے بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، نیک، دُعا گو، مہمان نواز، سلسلہ اور خلافتِ احمدیہ کے فدائی اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ محترم والد صاحب نے اپنے دو بچوں کو خدمت دین کے لئے وقف کیا۔ اور ہم سب بہن بھائیوں میں سلسلہ اور خلافت سے محبت کا جذبہ پیدا کیا۔ آپ کو تبلیغ کا جنون تھا۔ مرحوم نے اپنے پیچھے پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ ایک بیٹا اور ایک بیٹی پاکستان میں ہیں۔ ایک بیٹے کے علاوہ باقی سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ ایک بیٹے کے علاوہ باقی سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ نیز محترم والدہ صاحبہ کی صحت و تندرستی اور درازئ عمر کے لئے قارئین سے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر ۱۰۰ روپے)

(محمد افضل بھٹی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ارتال راجوری)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز — اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ — کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — فون 047-6213649

گولبازار ربوہ — 047-6215747

طلباء کے لئے مفید معلومات:-

حکومت کی خفیہ ایجنسیاں

سی بی آئی، انٹلی جینٹس بیورو کی ملازمتوں کے بارے میں معلومات

موجودہ زمانے میں سیکیوریٹی اور انٹلی جینٹس سروس میں کریئر بنانا آسان نہیں جہاں تک حکومتی خفیہ ایجنسیاں اور سیکیوریٹی سروس کا تعلق ہے سرکاری ملازمت ہونے کے ناطے اب اس شعبے میں کریئر کا کریز بڑھتا جارہا ہے۔ ملک میں بڑھتے ہوئے جرائم، کرپشن اور دہشت گردی کی وارداتوں کے اضافے کی وجہ سے ملک کے ایماندار دلیر نوجوانوں کے لئے اس شعبے نے کشش پیدا کردی ہے۔

کام کی نوعیت:- آج انویسٹیگیشن کو دو بڑی جماعتوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ (۱) حکومتی خفیہ ایجنسیاں۔ (۲) پرائیویٹ ڈیٹیکٹیوس۔ دونوں شعبوں میں بہادر، چالاک، نڈر، حاضر دماغ، جرأت مند اور ہمت و استقلال کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرنے والے ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہوتی ہے جو دور اندیشی کے ساتھ فیصلہ کرنے کے قابل ہوں۔

حکومتی خفیہ ایجنسیوں کی ضمنی تقسیم:- ☆-انڈین پولیس سروس (IPS) ☆-کرائم برانچ (CB)۔ ☆-کریمنل انویسٹی گیشن ڈپارٹمنٹ (CID)۔ ☆-سینٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (CBI)۔ ☆-انٹلی جینٹس بیورو (IB)۔ ☆-ریسرچ اینالائسیس ونگ (RAW) وغیرہ اور بھی کچھ دیگر ڈپارٹمنٹ شامل ہیں۔

سینٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی.بی.آئی):- سینٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی.بی.آئی) یہ مرکزی حکومتی خفیہ ایجنسی ہے جو 1970ء میں اسپشل پولیس اسٹیبلشمنٹ کہلاتی تھی۔ 1963ء میں بھارت سرکار نے سی بی آئی کا باقاعدہ سیٹ اپ بنایا، سی بی آئی کے ذمہ کریمنل انٹلی جینٹس، انٹرپول وغیرہ جیسی اہم ذمہ داریاں بھی شامل ہیں۔ سی.بی.آئی براہ راست مرکزی ہوم ڈپارٹمنٹ کے زیر نگرانی کام کرتی ہے۔ سی بی آئی ایک ایسا نظم ہے جو اپنے فن میں ماہر پروفیشنل آفیسر ہوتے ہیں۔ یہ دو اہم ڈپارٹمنٹ کو خصوصی طور سے کور کرتے ہیں۔ (۱) اینٹی کرپشن، (۲) اسپشل کرائمس۔

اگر سی بی آئی کو انفارم کیا جائے تو یہ کیس رجسٹر کرتی ہے اور کیس کی اہمیت کے مدنظر ایس پی، ڈی آئی جی یا آئی جی کو ان کیسیس کی انکوائری کی اجازت دیتی ہے۔

انویسٹی گیشن بیورو (آئی بی):- آئی بی کو کوئی قانونی اختیارات نہیں ہوتے۔ آئی بی کا تعلق، کام ملنے والی تمام اطلاعات اور معلومات کا تجزیہ کرنا ہوتا ہے۔ اس کی دو بڑی ضمنی تقسیم ہے: (۱) گریڈ I، (۲) گریڈ II۔

گریڈ I کی پوسٹ اسٹیٹ پولیس سروس آفیسر آئی پی ایس، ای آر پی ایف، آرمی، ریوینیو سروس وغیرہ سے پُر کی جاتی ہے۔ کچھ پوسٹیں پروموشن کی بنیاد پر بھی کی جاتی ہیں۔ جب کہ گریڈ II کے لئے آفیسرس کو براہ راست آئی بی ملازمت دیتی ہے۔ (ماخوذ)

اعلان برائے گمشدگی رسید بک

محترمہ بشریٰ عبدالمالک صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کڈلائی تحریر کرتی ہیں کہ جلسہ سالانہ سے واپسی کے وقت ٹرین میں جماعت احمدیہ کڈلائی کی سیکرٹری مال محترمہ محسنہ عاشق صاحبہ کا ہینڈ بیگ گم ہوگیا ہے جس میں لجنہ اماء اللہ کڈلائی کے لئے حاصل کردہ رسید بک 4259 بھی تھی۔ احباب جماعت اس سے مطلع رہیں اور اس پر کسی قسم کا چندہ ادا نہ کریں۔ (بشریٰ پاشا صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگولین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

شریف جیولرز ربوہ

جماعت احمدیہ اٹلی کے پہلے جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ 8؍دسمبر بروز ہفتہ جماعت احمدیہ اٹلی کے پہلے جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوا۔ جلسہ سالانہ راوینہ کے Akross Hotel کے کانفرنس ہال میں منعقد ہوا۔ یہ بڑی موزوں جگہ تھی اور یہاں ہر طرح کی سہولتیں موجود تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت امیر صاحب جماعت احمدیہ گھانا مکرم عبدالوہاب آدم صاحب کو مرکزی نمائندہ مقرر فرمایا جو مورخہ 6؍دسمبر 2007ء کو اٹلی پہنچے جہاں جماعت نے بلونیا کے ائیرپورٹ پر ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ جلسہ سے ایک روز قبل محترم امیر صاحب گھانا راوینہ تشریف لائے اور صدر صاحب خدام الاحمدیہ اٹلی کے گھر پر قیام فرمایا۔ جلسہ کے ہال کی تیاری کا آغاز رات ہی کو کر دیا گیا تھا۔ خوبصورت بینرز نے سٹیج کی رونق میں اضافہ کر دیا تھا۔ اس کے علاوہ مسیح موعودؑ کے لنگر کا اجرا بھی ہو چکا تھا۔

جلسہ کے روز مقررہ وقت پر محترم امیر صاحب گھانا کا قافلہ قیام گاہ سے جلسہ گاہ کی طرف روانہ ہوا جو تقریباً تین کلومیٹر کے فاصلہ پر تھا۔ وہاں پہنچنے پر منتظر احباب نے پرتپاک استقبال کیا۔ فضا نعروں اور ترانوں سے گونج رہی تھی۔ وہاں پہنچتے ہی محترم امیر صاحب گھانا نے لوائے احمدیت لہرایا اور مکرم ملک عبدالفاطر صاحب صدر صاحب جماعت اٹلی نے اٹلی کا جھنڈا لہرایا اور محترم امیر صاحب گھانا نے دعا کرائی۔ پرچم کشائی کے بعد ہال میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم صدر صاحب جماعت اٹلی نے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ اٹلی کے لئے خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔ جس میں حضور انور نے تبلیغ کی طرف توجہ دلائی اور اطالوی لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد محترم عبدالوہاب آدم صاحب نے خطاب فرمایا۔ دیگر تقاریر کے علاوہ محترم عبدالوہاب آدم صاحب نے سوال وجواب کی مجلس میں حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے اور اختتامی خطاب بھی فرمایا، وہ بیک وقت اردو، گھانین، اور انگلش میں خطاب کر کے سب کو مطمئن کرتے رہے۔ اختتامی خطاب میں آپ نے فرمایا کہ یہ جلسہ ایک کامیاب جلسہ ہے۔ اور اٹلی میں کسی مبلغ کی موجودگی کے بغیر ایسے انتظامات کرنا قابل ستائش ہے۔ انہوں نے صدر صاحب جماعت اٹلی اور تینوں ذیلی تنظیموں کے صدران کو گھانا کے روایتی مفلر سے نوازا۔

جلسہ میں میئر کے نمائندہ Assessore Illario Farabegoli جو یہاں امیگریشن کے شعبہ کے سربراہ ہیں، نے شرکت کی اور حاضرین سے خطاب کیا۔ انہیں جماعت کی طرف سے ایک شیلڈ تحفۃً دی گئی اور مکرم عبدالوہاب آدم صاحب نے انہیں گھانا کا روایتی مفلر پہنایا۔ Assessore نے بھی مولانا صاحب کی خدمت میں ایک تحفہ پیش کیا۔ جس میں Mosaic سے (یہ راوینہ کا مخصوص اور قدیم آرٹ ہے۔ جس میں پتھر اور شیشے سے تصاویر بنائی جاتی ہیں۔) پتھر اور شیشے کے دو سفید کبوتر بنے ہوئے تھے اور نیچے لکھا ہوا تھا ”راوینہ میں خوش آمدید“۔

Assessore نے اپنے خطاب میں کہا کہ ان کو افسوس ہے کہ آپ کو اس دفعہ میزانو والا ہال (جو ہال خدام کے اجتماع کے لئے استعمال کیا گیا تھا) نہ مل سکا بہرحال اگر آپ سال کے آغاز ہی میں اپنا شیڈول ہمیں بتا دیں تو ہم آپ کے پروگراموں کے لئے موزوں جگہ ریزرو کر دیا کریں گے، یا اگر آپ کوئی اپنا نماز سنٹر یا مشن ہاؤس خریدنا چاہیں تو ہم آپ کے ساتھ تعاون کریں گے۔ انہوں نے معزز مہمان مکرم عبدالوہاب آدم صاحب کو خوش آمدید کہا۔ اس کے علاوہ مقامی صوبائی پولیس ہیڈ کوارٹر کی طرف سے دو نمائندے جلسہ کی کارروائی کے دوران تشریف لائے۔ اور خیر سگالی کے کلمات کہے اور جلسہ گاہ کا جائزہ لیا۔ ایک اٹالین خاتون جن کا تعلق مقامی کونسل سے تھا، نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ احمدیت کے موٹو ”محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں“ کی بڑی قدردان ہیں۔

متفرق صحافیوں اور اخبارات سے رابطہ کر کے انہیں جلسہ میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ مختلف اخبارات میں جلسہ کی خبر دی گئی اور پھر اس جلسہ کی رپورٹنگ بھی ہوئی۔ اخبارات نے بڑے اچھے انداز میں جلسہ کی کارروائی کی رپورٹنگ کی۔

اسی طرح مقامی ریڈیو، Radio Italia اور Radio Zero سے رابطہ کر کے انہیں دعوت دی گئی تھی۔ جلسہ سے دو روز قبل ریڈیو اٹالیا نے صدر صاحب خدام الاحمدیہ اٹلی مکرم آفتاب احمد صاحب کو چند منٹ کا وقت دیا جس میں انہوں نے براہ راست سامعین کو جلسہ سالانہ کی غرض وغایت اور حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ سے آگاہ کیا۔ ریڈیو اٹالیا نے بتایا کہ وہ وقفہ وقفہ سے جلسہ کی خبر نشر کرتے رہیں گے۔ اسی طرح ریڈیو زیرو نے بھی بتایا کہ وہ جلسہ کی خبر نشر کر رہے ہیں۔ Vip مہمانوں کے لئے ہوٹل کے ڈائننگ ہال میں ضیافت کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔ جلسہ کے آخری سیشن میں سوال وجواب کی مجلس کے بعد محترم امیر صاحب گھانا نے دعا کرائی اور یہ جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کی کل حاضری 213 تھی۔

قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ یہ جلسہ اٹلی کے لئے بہت بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ ہو اور ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہشات کے مطابق زیادہ سے زیادہ تبلیغ اور تربیت کے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(توصیف احمد قمر، افسر جلسہ گاہ، اٹلی)

کمسالبا (Kahumsalba) (کینیا) میں فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد

جماعت احمدیہ کینیا کو ایک مرتبہ پھر فری میڈیکل کیمپ کے انعقاد کی توفیق ملی۔ یہ میڈیکل کیمپ 28؍اکتوبر 2007ء بروز اتوار کمسالبا (Kahumsalba) کے مقام پر لگایا گیا جو جماعتی لحاظ سے یہ کیسومو ریجن میں شامل ہے یہاں ایک پرانی جماعت موجود ہے جو مکرم مولانا محمد منور صاحب مرحوم کے ذریعہ قائم ہوئی تھی۔ 2003ء میں مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب مبلغ کیسومو حال تنزانیہ کے ذریعہ یہاں ایک فعال جماعت کا قیام عمل میں آیا بفضل خدا یہاں معلم سنٹر ہے اور ایک اچھی جماعت موجود ہے۔

گزشتہ دنوں مسلسل بارش کی وجہ سے اس علاقہ میں بعض امراض وبائی صورت اختیار کر گئیں جس کی وجہ سے لوگ کافی پریشان تھے۔ ہسپتال تک لوگوں کی رسائی ممکن نہ تھی۔ ان حالات کی وجہ سے جماعت احمدیہ نے یہاں ایک فری میڈیکل کیمپ کے انعقاد کا پروگرام بنایا۔

28؍اکتوبر کو یہاں ایک پرائیویٹ سکول کی عمارت میں فری میڈیکل کیمپ منعقد کیا گیا۔ خاکسار کیسومو سے احمدیہ میڈیکل سینٹر کے عملہ کے ساتھ جس میں تین کلینیکل افسران اور پانچ نرسیں شامل تھیں صبح ساڑھے نو بجے کمسالبا پہنچا۔ فوراً ہی دوائیاں ترتیب دے کر مریضوں کا معائنہ شروع کر دیا گیا۔

مقامی معلم مکرم قاسم موانگی اور ریجنل قائد خدام الاحمدیہ عبدالکریم صاحب نے پرچی بنانے کا کام سنبھالا۔ لوگوں کا بہت بڑا ہجوم تھا مگر سب لوگ روایتی صبر وتحمل اور نظم وضبط سے اپنی باری کا انتظار کرتے رہے۔ اور بفضل خدا ایک بجے تک تقریباً 300 مریضوں کا معائنہ کر کے انہیں دوائی دے دی گئی۔ جس کے بعد ایک گھنٹہ کے لئے وقفہ برائے نماز وکھانا کیا گیا۔ اور دوبارہ دو بجے مریضوں کا معائنہ شروع کر دیا گیا۔ ساڑھے پانچ بجے تک 370 مریضوں کو بعد از معائنہ ادویات دی گئیں۔ اس طرح کل 670 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

اس دوران علاقہ کے چیف، مقامی چرچوں کے نمائندگان اور کونسلر بھی تشریف لائے اور ہمارے ساتھ کچھ دیر ٹھہرے۔ سب نے جماعت کے جذبہ ہمدردی اور خدمت خلق کو سراہا اور وقتاً فوقتاً مزید کیمپس منعقد کرنے کی درخواست کی۔

اس کیمپ پر کل 33,000 شلنگ کا خرچ آیا۔ کچھ ادویات ہمارے پاس بچی ہوئی تھیں اور کچھ مکرم فیصل شکور صاحب مالک لیک فارما کیسومو کے توسط سے میڈیکل کمپنیوں نے دیں۔ اس طرح اندازاً کل 60,000 شلنگ کی ادویات مریضوں کو دی گئیں۔

اس کیمپ کا سارا خرچ بھی مکرم ڈاکٹر شبیر احمد صاحب بھٹی آف لندن نے ادا کیا۔ فجزاہ اللہ خیراً۔ اللہ تعالیٰ اس کیمپ میں شامل سب ڈاکٹروں، نرسوں اور دیگر معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

(محمد افضل ظفر مبلغ سلسلہ کینیا)

ہیومینٹی فرسٹ لائبیریا کے تحت فری میڈیکل کیمپ کا بابرکت انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہیومینٹی فرسٹ کو لائبیریا جیسے پسماندہ ملک میں دُکھی انسانیت کی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ چنانچہ 29؍نومبر بروز جمعرات بومی کاؤنٹی کے ایک گاؤں Leyahn Town میں ہیومینٹی فرسٹ لائبیریا کے زیر انتظام فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔

کیمپ کے انعقاد سے ایک ہفتہ قبل علاقہ بھر کے لوگوں کو مطلع کر دیا گیا تھا۔ 29؍تاریخ کو صبح سویرے ہی سے لوگ آنا شروع ہو گئے جن کی رجسٹریشن کا پہلے سے انتظام کر لیا گیا تھا اور چند خدام اس ڈیوٹی پر متعین تھے۔

تقریباً گیارہ بجے ڈاکٹر عبدالعلیم صاحب منرو دیا سے اور ڈاکٹر طاہر احمد صاحب تب مین برگ سے اپنی ٹیم کے ساتھ پہنچ گئے۔ اس موقع پر مکرم نائب امیر صاحب نے مختصر الفاظ میں ہیومینٹی فرسٹ کا تعارف کروایا اور بتایا کہ آج فری میڈیکل کیمپ لگایا جا رہا ہے۔

ڈاکٹر عبدالحلیم صاحب چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ لائبیریا نے اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد دونوں ڈاکٹروں نے مریضوں کا معائنہ شروع کر دیا۔ شام ساڑھے پانچ بجے تک ڈاکٹر حضرات بغیر کسی وقفہ کے مریضوں کو دیکھتے رہے۔ اس دوران انہوں نے چار صد سے زائد مریضوں کا معائنہ کیا۔

علاقہ کے لوگوں نے اس کیمپ کے انعقاد پر دلی خوشی کا اظہار کیا۔ ریڈیو اخبارات میں اس کیمپ کا مؤثر پیرائے میں ذکر کیا۔

اللہ تعالیٰ ہیومینٹی فرسٹ کو خدمت خلق کے کاموں میں ہمیشہ آگے بڑھاتا چلا جائے۔ آمین۔

(محمد احسان احمد، سیکرٹری ہیومینٹی فرسٹ، لائبیریا)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت 16827 :: میں نفیسہ بیگم زوجہ حمد احمد مبلغ سلسلہ قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن لکھنؤ ڈاکخانہ لکھنؤ ضلع لکھنؤ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7/11/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 24500 روپے اداشد۔ زیور طلائی: کنگن چار عدد، انگوٹھیاں دوعدد، ہار ایک عدد، چین دو عدد، جھمکے ایک جوڑی، کانٹے 3 جوڑی، ناک کا کوکا چار عدد۔ کل وزن 58 گرام 22 کیرٹ قیمت اندازاً 58000 روپے۔ زیور نقرئی: وزن 205 گرام قیمت اندازاً 2700 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ سالانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ جاوید اقبال اختر — الامۃ نفیسہ بیگم — گواہ حمد احمد مبلغ سلسلہ

وصیت 16828 :: میں منہاج الدین خان ولد حامد علی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن گنٹوک ڈاکخانہ گنٹوک ضلع گنٹوک صوبہ سکم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 21-10-06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ تین بھائیوں اور ایک بہن میں مشترکہ ہے۔ والدین حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت سالانہ 27720 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید فہیم احمد مبلغ سلسلہ — العبد منہاج الدین خان — گواہ نور عالم

وصیت 16829 :: میں مجید الدین ولد منشی دین قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال تاریخ بیعت یکم مارچ 2002، ساکن گنٹوک ڈاکخانہ گنٹوک پوسٹ باکس 9 ضلع گنٹوک صوبہ سکم بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1-11-06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ میری جو بھی جائیداد ہے وہ تین بھائیوں اور چار بہنوں میں مشترکہ ہے۔ والدین حیات ہیں۔ جب بھی خاکسار کو آبائی جائیداد سے حصہ ملے گا۔ اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ میں دے دی جائے گی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت سالانہ 27720 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ حفیظ احمد — العبد مجید الدین — گواہ سید فہیم احمد

وصیت 16830 :: میں نصرت جہاں تبسم زوجہ محمد اظہر قوم ارائیں پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 8-11-85 پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25-6-05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر ایک لاکھ پچاس ہزار روپے بذمہ خاوند ہے۔ طلائی زیورات: کانٹے، ہار، چوڑیاں چار عدد جن کا مجموعی وزن 163 گرام ہے۔ جس کی موجودہ قیمت اندازاً 2270 یورو ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 80 یورو ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1-7-05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ بشارت احمد خان — الامۃ نصرت جہاں تبسم — گواہ محمد مظہر

وصیت 16831 :: میں مبشر احمد ولد شریف احمد درویش مرحوم قوم وڑائچ پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 19-11-67 پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1-3-05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ساڑھے پانچ کنال زمین بمقام ننگل جس کی اندازاً قیمت 6 لاکھ روپے۔ پانچ کنال زمین بمقام بوہری شاہ نزدیک قادیان جس کی اندازاً قیمت 3 لاکھ روپے۔ ڈیڑھ کنال پلاٹ بمقام قادیان جس کی اندازاً قیمت 6 لاکھ روپے۔ دس مرلے کا پلاٹ بمقام ربوہ جو درویشان کو ملے تھے۔ اس جائیداد کی ابھی تقسیم نہیں ہوئی اس جائیداد کے ہم پانچ بھائی اور دو بہنیں حصہ دار ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 1800 یورو ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ طارق احمد بٹ — العبد مبشر احمد — گواہ الطاف احمد بھٹی

وصیت 16832 :: میں ناصرہ نصرت راجہ بنت عبدالقدیر گنائی قوم گنائی پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 8-8-1965 پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6-7-06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد ہار سیٹ، دوعدد کڑے، دوعدد چوڑیاں، دوعدد کانٹے، دوعدد انگوٹھیاں۔ جس کل وزن اندازاً 300 گرام اور موجودہ قیمت اندازاً 3600 یورو ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند 3000 یورو ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 80 یورو ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ راجہ لیاقت علی — الامۃ ناصرہ نصرت راجہ — گواہ طارق احمد بٹ

وصیت 16833 :: میں فریدہ ثروت بنت عبداللطیف سندھی قوم سندھی پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 16-1-1982 پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1-7-06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات: چار عدد چوڑیاں، چار سونے کے سیٹ، ایک عدد کوکا، ایک عدد لاکٹ، تین انگوٹھیاں، ایک جوڑی بالیاں، دو جوڑی ٹاپس، دوعدد ٹکے۔ جن کا وزن 248 گرام ہے۔ زیور نقرئی: ایک عدد ہار، کانٹے، ۲ عدد پازیب کی جوڑیاں، جھومر، بڑا ٹکہ، دو انگوٹھیاں۔ حق مہر بذمہ خاوند 5000 یورو ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 80 یورو ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ افضال احمد بھٹی — الامۃ فریدہ ثروت — گواہ مبشر احمد ساجد

وصیت 16834 :: میں عمران احمد بھٹی ولد عزیز احمد بھٹی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن چارکوٹ ڈاکخانہ دہری ارلیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں وکشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25-10-06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد اکبر طاہر — العبد عمران احمد بھٹی — گواہ محمد نذیر مبشر

وصیت 16835 :: میں محمد عارف بھٹی ولد عزیز احمد بھٹی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن چارکوٹ ڈاکخانہ دہری ارلیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں وکشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7-10-06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد اکبر طاہر — العبد محمد عارف بھٹی — گواہ محمد نذیر مبشر

وصیت 16836 :: میں اے ایم ایس شریف احمد ولد اے ایم سید احمد مرحوم قوم احمدی مسلم پیشہ ریٹائرڈ عمر 72 سال پیدائشی احمدی ساکن ساتان، کولم ڈاکخانہ ساتان کولم ضلع ٹوٹی کورین صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا

جبر و اکراہ آج مورخہ 06-4-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ رہائشی مکان 3600 سکوئر فٹ بمقام ساتان کولم جس کی موجودہ قیمت 500000 روپے ہے۔ جس کا 1/6 حصہ کا مالک خاکسار ہے۔ 1920 سکوئر فٹ زمین بمقام ساتان کولم جس کی موجودہ قیمت 30000 روپے ہے۔ جس کا 1/6 حصہ کا مالک خاکسار ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورد و نوش ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وسیم احمد صدیق العبد اے ایم ایس شریف احمد گواہ ایچ شمس الدین

وصیت 16837:: میں فہیمہ مبارکہ صدیق زوجہ صدیق محمد قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمد ساکن کنانور ڈاکخانہ کنانور ضلع کنانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 2006-10-10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی: ہار 8 عدد، چوڑیاں 8 عدد، انگوٹھی 4 عدد، کان کی بالی 3 عدد۔ جن کا کل وزن 293 گرام ہے۔ جس کی قیمت اندازاً 238795 روپے ہے۔ جس میں حق مہر 80 گرام سونے کا ہار بھی شامل ہے۔ میرا گزارہ آمد جیب خرچ ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد اسماعیل الہی الامۃ فہیمہ مبارکہ صدیق گواہ ٹی عبد الرشید

وصیت 16838:: میں مبارک احمد ناصر ولد محمد الدین بدر درویش قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر 69-4-24 پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-3-15 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زمین آٹھ مرلہ ہے۔ جو قادیان محلہ احمدیہ نزدیک احمدیہ کالونی واقع ہے۔ جس کی موجودہ قیمت مبلغ ایک لاکھ بیس ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 900 یورو ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیراز خالق العبد مبارک احمد ناصر گواہ چوہدری سعد محمود دھاریوال

وصیت 16839:: میں ثمرین صالحہ بنت شاہ محمد نیر احمد پرنس قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن پٹنہ ڈاکخانہ پاٹلی پترا ضلع پٹنہ صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-10-7 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ منقولہ جائیداد: طلائی زیور: کل وزن 120 گرام جس کی موجودہ قیمت 92000 روپے۔ نقد رقم 2250000 روپے۔ میری غیر منقولہ جائیداد ابھی نہیں ہے۔ انشاء اللہ ملنے کے بعد مجلس کارپرداز کو اطلاع دے دوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ نیر احمد پرنس الامۃ ثمرین صالحہ گواہ انوار احمد

وصیت 16840:: میں روشن نیر زوجہ شاہ محمد نیر احمد پرنس قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن پٹنہ ڈاکخانہ پاٹلی پترا ضلع پٹنہ صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-10-7 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی: دو تولہ سونے کا ہار، چار تولہ چوڑی، دو تولہ کان کا ٹوپس، ڈیڑھ تولہ سونے کا ہار، ایک تولہ جھمکا جوڑی۔ کل قیمت اندازاً 94500 روپے۔ غیر منقولہ جائیداد کا ابھی بٹوارہ نہیں ہوا ہے جو بھی ملے گا اس پر میری یہ وصیت حاوی ہوگی اور انشاء اللہ مجلس کارپرداز کو اطلاع کروں گی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ نیر احمد پرنس الامۃ روشن نیر گواہ انوار احمد

وصیت 16841:: میں انوار احمد ولد شاہ محمد نیر احمد پرنس قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن پٹنہ ڈاکخانہ پاٹلی پترا ضلع پٹنہ صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-10-7 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی: 118 گرام جس کی موجودہ قیمت 90000 روپے۔ نقد رقم 2250000 روپے۔ غیر منقولہ جائیداد کا ابھی حصہ نہیں ملا ہے بفضلہ تعالیٰ والد صاحب حیات ہیں۔ انشاء اللہ ملنے کے بعد مجلس کارپرداز کو اطلاع کردوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ نیر احمد پرنس العبد انوار احمد گواہ محبوب حسن

وصیت 16842:: میں محمد نیر احمد پرنس ولد شاہ محمد عزیز احمد مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 54 سال پیدائشی احمدی ساکن پٹنہ ڈاکخانہ پاٹلی پترا ضلع پٹنہ صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-10-7 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ جائیداد: زمین پانچ بیگھہ جس میں آم کا باغ لگا ہوا ہے۔ ٹک پیڑ 25 عدد تاڑ کا درخت 45 عدد۔ کل زمین مع گھر 5 بیگھہ کھاتہ نمبر 252 خسرہ نمبر 403-402 ہے جو کہ مشترکہ ہے اس کے بٹوارہ ہونے کے بعد مجلس کارپرداز کو مطلع کردوں گا۔ جس میں چار حصہ دار ہیں۔ منقولہ جائیداد ابھی نہیں ہے۔ انشاء اللہ موصول ہونے پر مجلس کارپرداز قادیان کو مطلع کردوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 30000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ انوار احمد العبد نیر احمد پرنس گواہ محبوب حسن

وصیت 16843:: میں سی اصغر علی ولد مولوی سی پی علی کٹی قوم احمدی پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 1954-10-1 پیدائشی احمدی ساکن ابوظہبی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-8-4 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ مکان رہائشی ایک عدد رقبہ 60 سینٹ۔ بمقام HCC روڈ پینگاڈی RS ضلع کنور کیرالہ۔ جس کی اس وقت قیمت اندازاً 20 لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 2500 درہم ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شمس الدین کے سی العبد سی اصغر علی گواہ سی ناصر احمد

AEM

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Phone No (S) 01872-224074

(M) 98147-58900

E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

Mfrs & Suppliers of :

Gold and Silver

Diamond Jewellery

Shivala Chowk Qadian (India)

اللہ الیس عبدہ بکاف

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel: (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 57 Thursday 21st February 2008 Issue No. 8

SUBSCRIPTION
ANNUAL: Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

ہر احمدی اپنا جائزہ لے اور اپنے گھروں کا جائزہ لے کہ کیا ہماری شناخت ان معیاروں کے مطابق ہے جن معیاروں کو قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے

یاد رکھو! شیطان کو زیر کرنے کے لئے نماز ایک عجیب ہتھیار ہے اور شیطان ہمیشہ چاہتا ہے کہ وہ اس ہتھیار کو چھین لے

اگر ہم اپنی نماز کی حفاظت کریں گے تو ہم ایسی بیعت میں شامل ہونگے جو پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والی ہے۔ پس اپنی نمازوں کی حفاظت ہر احمدی مسلمان پر خاص طور پر فرض ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۱۵ر فروری ۲۰۰۸ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَلَذِکْرُاللّٰہِ اَکْبَرُ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَاتَصْنَعُوْنَ۔(العنکبوت: ۴۶) کی تلاوت کی پھر فرمایا ہر احمدی جانتا ہے کہ ۱۴ ویں صدی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کا ظہور ہوا جس نے ایک لمبے اندھیرے زمانے کے بعد اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کو دوبارہ زندہ کیا اور ہم خوش قسمتوں میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ ہم اس مسیح و مہدی کی بیعت کر کے اس کی جماعت میں شامل ہو جاویں لیکن کیا بیعت میں شامل ہونے سے ہم وہ مقصد حاصل کرنے والے بن جاتے ہیں جس کے لئے آپ مبعوث ہوئے اور جو قربانیاں اولین نے دی تھیں کیا ان قربانیوں کے معیار کو ہم صرف بیعت کر لینے سے حاصل کر سکتے ہیں۔ یقیناً ہر احمدی کا جواب ہوگا کہ اس مسیح و مہدی کی بیعت کرنے والے کی بھی وہی ذمہ داریاں ہیں۔ جو اولین کی ذمہ داریاں تھیں اور جن کو انہوں نے نبھایا اور خوب نبھایا۔ جنہوں نے آیات کو سنا اور اپنا تزکیہ کیا اور جب ان کا تزکیہ ہو گیا تو انہوں نے باخدا ہونے والے انسانوں کا مقام حاصل کر لیا۔ چونکہ ہم بھی آخرین میں مبعوث ہونے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی جماعت میں شامل ہیں اس لئے ہم نے بھی وہی نمونے قائم کرنے ہیں جو پہلوں نے دکھائے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کا جماعت کی ترقیات کا وعدہ ہے اور وہ سچے وعدوں والا خدا ہے اور جس کے وعدے پورے ہوتے ہوئے ہم ہر دور میں دیکھتے رہے ہیں لیکن ہر فرد جماعت کو ہمیشہ مد نظر رکھنا چاہئے کہ اس کی ذات وعدوں کو پورا کرنے والی تب ہی بنے گی جب وہ اپنا کامل تزکیہ کرنے والا ہوگا۔ سو یہ ذمہ داری اپنی ذات کے لئے بھی ہے اور اپنی اولاد کے لئے بھی۔ اس لئے میں آپ کو آپ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ جس آیت کی میں نے تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے: تو کتاب میں سے جو تیری طرف وحی کیا جاتا ہے پڑھ کر سنا اور نماز کو قائم کر یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر یقیناً سب (ذکروں) سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

اس آیت میں جہاں تلاوت کا حکم ہے اور اس پیغام کو پہنچانے کا حکم ہے وہیں حکم دیا ہے کہ نماز کو قائم کرو کیونکہ اس کو قائم کرنا پاک کرنے کا ذریعہ بنے گا جس کے نتیجہ میں قرآن کریم کی پاک تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق ملے گی۔ جب خالص ہو کر بندہ اس کے سامنے جھکے گا تو ایسا شخص اپنا تزکیہ کرنے والا ہوگا۔ پس نماز کی حفاظت ہر احمدی کی ذمہ داری ہے لیکن کیا ایک یا دو وقت کی نمازیں پڑھ لینے سے اس کی ذمہ داری ادا ہو جاتی ہے؟ نہیں، بلکہ پانچ فرض نمازیں تو وہ سنگ میل ہیں جہاں سے روحانی سفر کا آغاز ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

تم پنج وقتہ نمازوں اور اخلاقی حالتوں سے پہچانے جاؤ گے۔ اگر تم نے پنج وقتہ نمازوں کی حفاظت نہ کی تو جس طرح کھیت کی جڑی بوٹیاں فصل کو دبا دیتی ہیں اسی طرح بدیاں تمہاری نیکیوں کو دبا دیں گی۔ پس ہمارا کام ہے کہ نمازوں کی حفاظت کریں تب ہی ہر برائی سے ہماری حفاظت ہو سکتی ہے۔ پہلے نمازوں کے قیام کی کوشش ہوگی تو نمازیں بھی ہم کو نیکی پر قائم کرنے کی ذریعہ ہونگی۔ پس ہر احمدی اپنا جائزہ لے اور اپنے گھروں کا جائزہ لے کہ کیا ہماری شناخت ان معیاروں کے مطابق ہے جن معیاروں کو قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔ یاد رکھو! شیطان کو زیر کرنے کے لئے نماز ایک عجیب ہتھیار ہے اور شیطان ہمیشہ چاہتا ہے کہ وہ اس ہتھیار کو چھین لے۔ جس طرح ایک اچھا سپاہی اپنے ہتھیار سے غافل نہیں ہوتا اسی طرح ایک کامل مومن اپنی نمازوں سے کبھی غافل اور بے خبر نہیں ہوتا۔ نمازوں کی حفاظت ایک مستقل عمل کو چاہتی ہے۔ اسی لئے قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ۔(البقرہ:۲۳۹) یعنی (اپنی) نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص مرکزی نمازوں کی اور اللہ کے فرمانبرداری کرتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔

مفسرین نے صلوٰۃ وسطیٰ یعنی درمیانی نماز کی کئی تفسیریں کی ہیں لیکن اس سے مراد وہ نماز ہے جو کاموں کے درمیان آئے اور بعض اوقات جس کے لئے سستی لاحق ہو اور جس سے روکنے کے لئے شیطان ورغلا رہا ہو ایسے میں اگر ہم اپنی نماز کی حفاظت کریں گے تو ہم ایسی بیعت میں شامل ہونگے جو پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والی ہے۔ پس اپنی نمازوں کی حفاظت ہر احمدی مسلمان پر خاص طور پر فرض ہے۔ اس لئے کہ اس نے یہ عہد باندھا ہے۔ تو اس عہد کو مضبوط تر کرنے کے لئے، فرمانبرداری کے کامل نمونے دکھانے کے لئے ان راستوں پر چلنا ہوگا جس سے عہد مضبوط ہوتا ہے، جس سے شیطان سے جنگ کرنے کی قوت ملتی ہے اور ایمان کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں اور جن سے ایک انسان اپنی دعا کی قبولیت کے نظارے دیکھتا ہے۔ پس ہر احمدی کو ایک تڑپ کے ساتھ اپنی نمازوں کے معیار کو قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آج مصروفیات کے نام پر بلاوجہ نمازیں جمع کر لی جاتی ہیں۔ جائز حالات میں تو ٹھیک ہے لیکن بعض لوگ اس کو اپنا معمول بنا لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں مقرر فرمائی ہیں۔

آیت قرآنی اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًا۔ میں پانچ نمازوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ نمازوں کے پانچ اوقات ایک مومن کے سامنے اس کی روحانی حالت کا جائزہ رکھتے ہیں۔ نمازیں روحانیت کو سنوارنے کے لئے ایک بنیادی چیز ہے ہر احمدی کوشش کرنی چاہئے کہ اپنی نمازیں وقت پر ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس کی توفیق دے کہ ہم اس کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو۔ اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو لیکن نماز کو نہ چھوڑو۔ نماز دین کو درست کرتی ہے، اخلاق کو درست کرتی ہے، دنیا کو درست کرتی ہے۔ نماز کا مزہ ہر مزے پر غالب ہے یہ مفت کا بہشت ہے جو مومن کو ملتا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آخر میں یہ افسوس ناک اطلاع بھی دی کہ ڈنمارک کے اخبار نے ظالمانہ بغض کا اظہار کرتے ہوئے پھر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے توہین آمیز کارٹون شائع کئے ہیں اور اس کا بہانہ یہ بنایا ہے کہ بعض لوگوں کو پولیس نے پکڑا ہے اور ان کی گرفتاری کی ہے جو کارٹون بنانے والوں کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ تو اس کے انتقام کے طور پر وہ پھر سے یہ کارٹون شائع کر رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا: جب پولیس نے انہیں پکڑ لیا ہے تو ان کا کیا جواز ہے کہ وہ کارٹون بنا کر دوبارہ مسلمانوں کے دل دکھائیں۔ اگر یہی انصاف ہے تو پھر احکم الحٰکمین جو آسمان پر بیٹھا ہے وہ ضرور ان سے انتقام لے گا۔ اس نے ان کو کس طرح پکڑنا ہے وہ خوب جانتا ہے۔ ہمارا کام سمجھانا تھا سو ہم نے مضامین لکھ کر اور مختلف طریقوں سے ان کو سمجھانے کی کوشش کر لی۔ اب ہمارا کام صرف یہی کہ ہم خدا کے حضور جھکیں اور پہلے سے بڑھ کر جھکیں اور پہلے سے بڑھ کر درود شریف پڑھیں۔ یہی چیز ہے جس سے ان کی ناکامی ظاہر ہوگی اور ہماری فتح ہوگی۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں ڈوبا ہوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نکالنے والوں کو فرمایا ہے کہ:

ہمیں تو برداشت کر سکتے ہیں کہ ہماری آنکھوں کی پتلیاں نکال دی جائیں اور ہماری اولادوں کو ہمارے سامنے قتل کر دیا جائے لیکن ہم یہ ہرگز برداشت نہیں کر سکتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دی جائیں۔ ہم جنگل کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے تو صلح کر سکتے ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں سے ہماری صلح نہیں ہو سکتی۔